اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔

نمبر (۳۰) مطبوعہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ [illegible] پیشگی ۔ عہ

قیمت [illegible] مع محصول ڈاک ۔ ہے

[illegible] سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر [illegible]

ہر شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی

مفت دی جائے گی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جاتی ہے ۔

ایڈیٹوریل

کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ۔ لوقا ۹ ۔ ۵۶ ۔

یہ آیت ہمارا مقولہ ہے ۔ کہنا سہل ہے ۔ اور کرنے میں بڑا فرق ہے ۔ اور یہ کسی حد تک سچ بھی ہے ۔ کہ جو صلح مند اشخاص جیسا کہتے ہیں ۔ ویسا کر نہیں سکتے ۔ اور یوں اُن کے اقوال و افعال میں ایک فرق عظیم واقع ہو جاتا ہے ۔ مگر یہ ایک عجیب شخص یسوع ناصری کے تمام اقوال و افعال میں ایک ایسی کامل موافقت و مطابقت پائی جاتی ہے ۔ کہ جو تاریخ دنیا میں کسی انسان کی زندگی میں ہرگز نہیں پائی جاتی ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ بعض آدمی ایسے بھی ہوتے [illegible] ویسا کرنے کی کوشش کرتے ۔ لیکن اپنی انسانی کمزوری کے باعث کر نہیں سکتے اور اپنے قول و فعل کی مطابقت ظاہر و ثابت کرنے میں قاصر رہتے ہیں ۔ مگر یسوع ناصری نے جیسا کہا ۔ ہمیشہ ویسا ہی کیا کیونکہ وہ اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنے پر قادر تھا ۔ اور یہی باعث ہے کہ اُس کے کلام و کام میں کبھی [illegible] نہ آیا ۔ جیسا اُس نے کہا تھا ۔ کہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں ۔ بلکہ بچانے آیا ۔ ویسا ہی اُس نے اپنی زندگی کے دوران میں کر کے دکھلا دیا ۔ انسان کی زندگی میں اکثر ایسے موقعے پیش آ جاتے ہیں ۔ کہ جن میں اُس کی حرارت طبعی جوش میں آ جاتی ۔ اور وہ اپنے کلام و کام میں [illegible] رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔ لیکن یسوع ناصری سخت سے سخت [illegible] کے موقعوں کے پیش آنے پر بھی اپنے اقوال پر ثابت و قائم رہا ۔ اور کبھی اُن کے مخالف کا [illegible] نہ ہوا ۔ مندرجہ عنوان کلام مسیح نے اپنے شاگردوں یعقوب اور یوحنا سے ایک ایسے موقع پر فرمایا جبکہ آپ نے انہیں یروشلم کو جاتے ہوئے اثنائے راہ میں [illegible] ہونے کے لئے سامریوں کی ایک بستی میں اپنے آگے بھیجا تھا ۔ مگر ان [illegible] سامریوں نے انہیں اپنی بستی میں آنے [illegible] کی مطلق اجازت نہ دی ۔ یعنی انہوں نے سامریوں کی ایسی بیجا و وحشیانہ حرکت پر غضب آلودہ ہو کر خداوند کے پاس چلے آئے اور کہا ۔ ”کیا تو چاہتا ہے ۔ کہ جیسا الیاس نے کیا ۔ ہم حکم کریں کہ آگ آسمان سے نازل ہو ۔ اور انہیں جلا دے ۔“ اس کے جواب میں خداوند نے انہیں دھمکایا اور کہا ۔ ”تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح کے ہو ۔ کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ۔“ ہاں کوئی شخص جس میں مخالفوں کی بدسلوکی کے انتقام لینے کی قدرت و طاقت موجود ہو ایسے موقع پر [illegible] کر سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ لیکن حضرت یسوع مسیح اپنے قول کے مطابق کہ وہ لوگوں کی جان مارنے والا نہیں ۔ بلکہ جان بچانے والا تھا اپنے عمل سے ثابت کیا ۔

جیسا اُس نے فرمایا تھا کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو [illegible]

اور جو تم پر لعنت کریں۔ اُن کے لئے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکھیں۔ اُن کا بھلا کرو۔ اور جو تمہیں دکھ دیں۔ اور ستاتے ہیں۔ اُن کے لئے دُعا مانگو" ویسا اُس نے عملاً خود کر کے دکھلایا۔ جبکہ اُن اپنے تشنۂ خون دشمنوں کے لئے جو اُس کی مصائب کے وقت سر ہلا ہلا کر اُسے ملامت کرتے۔ اور کہتے تھے۔ واہ! تو جو ہیکل کا ڈھانے والا۔ اور تین دن میں بنانے والا ہے۔ آپ کو بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے۔ صلیب پر سے اُتر آ" دعا مانگی۔ کہ اے باپ اُنہیں معاف کر کیونکہ وے نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں ؎

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا؟

آج کل مرزا غلام احمد قادیانی بالکل اس شعر کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اور اُن کا مقصد جو صرف طلب شہرت معلوم ہوتا ہے بخوبی حاصل ہو رہا ہے۔ انکا ہی تذکرہ ہر ایک اخبار کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے۔ اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ کی زبان سے اُنہیں کا چرچا سننے میں آ رہا ہے۔ ہم نے بھی گذشتہ پرچہ سب اُن کی نذر کر دیا۔ کیونکہ جس دن سے اُن کی پیشین گوئی باطل ثابت ہوئی اور اُن کے الہام باطل کا دروغ بے فروغ لوگوں پر ظاہر ہو گیا ہمارے تمام نامہ نگاروں نے اسی مضمون پر خامہ فرسائی شروع کر دی جن میں سے صرف اسی قدر درج اخبار کرنے مناسب سمجھے گئے :: اگر وہ امرتسری جنگ مقدس میں اپنے زبردست مدِ مقابل مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کے سر نو حملہ سے ہزیمت و شکست فاش اُٹھا کر انہیں نہ کوستے اور اُن کے پندرہ ماہ کے اندر مر جانے کی پیشین گوئی نہ کرتے۔ تو ہرگز اس قدر شہرت حاصل نہ کرتے۔ جیسا کہ اب حاصل کی ہے۔ مسیحی تو ایک طرف رہے۔ مگر محمدیوں نے بھی اُن کے نام نامی کی تشہیر میں کچھ کمی نہیں کی۔ چنانچہ لودیانوی محمدیوں نے مرزا جی کو ایک منظوم اشتہار جاری کیا جس میں مرزا صاحب کی خاطر خواہ مدارات کی گئی تھی ؎

یہہ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ مرزائی پیشین گوئی کا پورا ہو جانا مسیحیت کی بطالت کی دلیل کسی صورت سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اور نہ اُس کا پورا نہ ہونا محمدیت کے بطلان کے لئے کوئی دلیل ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ اگر پیشین گوئی مذکورہ پوری ہو جاتی تو مرزائی فرقۂ محمدی کے لئے وہ ایک برہان قاطع اور دلیل ساطع مرزا صاحب کے ملہم اور مثیل مسیح ہونے کی ہو جاتی۔ اور تعجب نہیں کہ بعض اُن کے محمدی مخالفین بھی کسی قدر متاثر ہوتے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے مسیحیوں کے ساتھ مباحثہ اپنے ملہم اور مثیل مسیح ہونے کے بارہ میں نہیں کیا۔ بلکہ محمدیت کو مذہب حق۔ اور قرآن کو کلام اللہ ثابت کرنے۔ اور مسیحیت کو رد کرنے کے لئے کیا تھا۔ اور وہ پیشین گوئی اختتام مباحثہ پر اُنہوں نے محمدیت ہی کے مذہب حق اور منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں کی تھی +

البتہ اس بات کا ہم کو افسوس ہے۔ کہ مسیحیوں نے پیشین گوئی مذکورہ پر حد سے زیادہ توجہ کرنے۔ اور اُس کی یاد و تذکرہ میں حدِ اعتدال سے بڑھ کر یہ وقعت رکھنے سے ایک طور پر عوام کی نظر میں اُس کی گراں قدری و عظمت کو بڑھا دیا: کیا ہی بہتر ہوتا۔ کہ وہ اُس کو مطلق خاطر و خیال میں نہ لاتے۔ اور اُس کی وقعت [illegible] شتر سے زیادہ نہ سمجھتے :: اس میں تو ذرا شک نہیں۔ کہ کسی کو یہہ خیال ہرگز نہیں ہوا۔ کہ مرزائی پیشین گوئی حقیقی الہام سے من جانب اللہ ہے۔ مگر ایک اور خیال ضرور گذرا۔ جو واجبی خیال تھا۔ کہ چونکہ قادیانی صاحب آتھم صاحب کے پندرہ ماہ کے اندر مر جانے کے پیشین گوئی کر چکے ہیں۔ غالباً وہ اور اُن کے مریدان راسخ الاعتقاد اُس کے پورا کرنے کے لئے کوئی ناجائز حیلہ کام میں لاویں۔ بقول مثل مشہور کہ "جو شخص خدا سے نہ ڈرے اُس سے ڈرنا چاہئے" چنانچہ ایسا ہوا بھی۔ مگر خداوند نے آتھم صاحب کی حفاظت کی۔ اور یہی سبب تھا۔ کہ اُن کے محفوظ اور صحیح سلامت رہنے پر مسیحیوں نے اس قدر اظہار مسرت کیا :

اب ہم یہہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ملک کے غیر مسیحی اخبارات نے اس معاملہ پر کیا رائیں۔ اور خیالات ظاہر کئے ہیں :

لاہور کا مشہور اور سب سے پُرانا اخبار کوہ نور باشعور مطبوعہ ۱ ستمبر یوں رقمطراز ہے کہ :۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئی

ہمارے ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی کے نام نامی سے بخوبی واقف ہوں گے آپ اس زمانہ آزادی کے مسیح موعود و مہدی آخر الزمان اور خدا جانے کیا ہیں اور اپنے دعووں کے ثبوت میں الہامی پیشینگوئیاں فرمایا کرتے ہیں۔ اور یہہ طریقہ عوام اور جہال کے پھانسنے کے لئے اب تک بہت کچھ مفید ثابت ہوا ہے +

سنہ گذشتہ میں مرزا قادیانی اور عبد اللہ آتھم صاحب مابین مذہبی مباحثہ بمقام امرتسر ہوا تھا جس [illegible] سنہ ۹۳ء میں مرزا صاحب نے پیشین گوئی کی تھی کہ اگر [illegible] مسلمان نہ ہوا تو وہ پندرہ مہینے کے اندر [illegible] ۵ ستمبر ۹۴ء تک تھی لیکن عبد اللہ آتھم کا بال بیکا نہیں ہوا چنانچہ وہ آج کل مزے سے امرتسر میں [illegible] ہے۔ اب معلوم نہیں کہ پیغمبر و مہدی قادیان اس الہام کی کیا تاویل فرماویں گے اگر شرم ہو تو چلو بھر پانی کافی ہے۔ لیکن وہ ایسے غیرت دار نہیں معلوم ہوتے +

اس قوم کو اپنی قسمت پر رونا چاہئے جس میں ایسے حضرات قادیان دین کے لباس میں جلوہ گر ہوں اسلام [illegible] اور ادبار کی آفت لانیوالے مسلمانوں میں نفاق و اختلاف کے منحوس کوشش کرنیوالے اور اُن کو دینی و دنیاوی ترقی سے محروم رکھنے کے یہی ناپاک اوزار ہیں جن کو مولوی کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

ہم یہاں یہہ ظاہر کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر عیسائی اس پیشینگوئی کو تمام مسلمانوں کی طرف سے خیال

ریب تو اُن کی سخت غلطی ہوگی۔ کیونکہ مرزا قادیانی اپنے اعمال و افعال کا خود جواب دہ ہے نہ کہ اسلام۔ معدود چند آدمیوں کے سوا ہندوستان کے تمام اہل اسلام مرزا قادیانی کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس کی پیشنگوئیاں خود مسلمانوں کے نزدیک مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں +

۶ ستمبر کی صبح کو عبد اللہ آتھم ریل سے امرت سر جاتے ہوئے تھوڑی دیر لاہور ریلوے اسٹیشن پر ٹھہرے تھے بہت سے لوگ کمال اشتیاق سے اُن کو دیکھنے گئے تھے جنہوں نے اُن کو صحیح و سلامت دیکھ کر خوشی ظاہر کی۔ فوراً یہہ خبر تمام لاہور میں پھیل گئی عام جوش مسرت اور خوشی کے لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ۶ ستمبر کا دن مسلمانان لاہور کے لئے عید سے کسی طرح کم نہ تھا +

بالفرض مرزا قادیانی کی پیشنگوئی صحیح بھی نکلتی تو پھر بھی اُس کو ایک نجومی یا رمال سے زیادہ وقعت نہیں دیجا سکتی تھی۔ کیونکہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ نجومیوں کی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ مرزا صاحب نے اعلان دیا تھا کہ اگر یہہ پیشین گوئی غلط نکلے تو میرے گلے میں رسہ ڈالکر تشہیر کیا جائے اور پھانسی پر چڑھایا جاوے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مرزا صاحب کو اس بات کا یقین ہے کہ برٹش عہد سلطنت میں کوئی ان کے گلے میں رسہ ڈالنے نہیں آئیگا پھانسی کا تو کیا ذکر ہے لیکن اگر ہم غلطی نہیں کرتے تو وہ کم سے کم تخویف مجرمانہ کے ضرور مرتکب ہوئے ہیں اور عبد اللہ آتھم ملک پر احسان کریں گے اگر وہ اس مدعی کاذب کو عدالت کے کٹہرے پر کھڑا کریں گے۔ واقعی یہہ امر نہایت ہی غیر مستحسن ہے کہ ایک شخص کو پوری آزادی دی جاوے کہ وہ خوفناک پیشنگوئیوں سے لوگوں کو ڈراتا پھرے۔ یہہ برٹش گورنمنٹ کے عہد سلطنت کی برکت ہے کہ مسیح و مہدی تو کیا اگر کوئی (نعوذ باللہ) خدائی کا بھی دعویٰ کرنے لگے تو کسی کو اُس کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہیں ہو سکتی ایران و روم تو اسلامی سلطنتیں ہیں روسی عملداری میں بھی ان مدعیان نبوت کیلئے سائبیریا کا میدان موجود ہے +

مرزا صاحب کے آئندہ الہام صحیح ہوں یا غلط ہماری اس پیشنگوئی کو یاد رکھیں کہ اُن کے جدید فرقہ کے زوال کے دن قریب آگئے ہیں اور اُن کو اب اس کی ترقی سے بالکل مایوس ہوجانا چاہئے +

مراسلات +

مرزا قادیانی کا الہام

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا +
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا +

بڑی دھوم۔ بڑی دھام۔ بڑی شہرت۔ بڑا اہتمام۔ مرزا قادیانی کا الہام۔ لینا لینا۔ جانے نہ پائے۔ وہ مارا چاروں شانے چت۔ کیا سیروی باش باش کرسیدم : ایں خبر باشد۔ یہہ آپ کو کیا ہوگیا جو لگے بے تکی ہانکنے۔ کہیں شیطان نے تو آپ کو بھی نہیں سکھائی۔ لاحول پڑھ کے زمین پر تھوک دیجئے : اجی کچھ نہیں ہے۔ بندہ ہوش میں ہے۔ دیکھئے نیچر کی سب کارروائی باقاعدہ ہو رہی ہے۔ سورج نکلنے پر ہے۔ ستارے رفتہ رفتہ غائب ہو چلے۔ روشنی آہستہ آہستہ یہہ کہتی ہوئی بڑھنے لگی۔ ۵ اُٹھو سونے والو کہ میں آرہی ہوں۔ اُجالا زمانہ میں پھیلا رہی ہوں ٹھنڈی ٹھنڈی بھینی بھینی ہوا چل رہی ہے۔ ملّانے اذاں کی بانگ دی پنڈت جی مہاراج سنکھ بجانے پوجنے بیٹھے ہیں۔ یہہ لو وہ صبح ہوگئی گڈ مورننگ : آخاہ آپ ہیں۔ آئیے آئیے۔ تشریف کا ٹوکرا فرق مبارک سے مونڈھے پر جا دیجئے۔ بہت دنوں بعد ملاقات ہوئی مزاج تو اچھا ہے؟ کوئی ڈال کی ٹوٹی تازہ خبر بھی لائے ہو۔ یا خالی بھیجا کھانے کے واسطے آبیٹھے ؟ قبلہ خبر تو وہ سناؤں کہ آپ بھی پھول کر کُپا ہوجائیں : بھلا سب ہندوستان اس خبر کے لئے ہمہ تن منتظر۔ اور ایک آپ ہیں کہ کان میں تیل ڈالے بیٹھے ہیں۔ لیجئے عینک چڑھائیے اور سنئے +

ریش دراز شیخ کی صافی بنائینگے
گاڑھی چھنیگی آج ہماری رقیب سے

مرزا قادیانی کو جب وہ پچھلے سال امرت سر کے جنگ مقدس میں ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب سے زک اُٹھا چکے الہام ہوا۔ کہ ڈپٹی صاحب پندرہ مہینے کے اندر عدم گنج کو پہنچ جائینگے وہ میعاد تو گذر گئی۔ اور ڈپٹی صاحب (عمرش دراز باد) بفضل خدا جوں کے توں صحیح و سالم ہیں۔ ست تیری الہام کی دُم میں نمدا۔ الہام ہے یا بندر کی ٹوپی جو سر تک پہنچتی ہی نہیں۔ یا کنکوے کی شریل ڈور جس کو لوگ کہتے ہیں چم ندیر چھو گئی۔ یا گندھک کا سر دبایا ہوا پٹاقہ جو رنجک چاٹ کر رہ گیا۔ جس کو مرزا صاحب ڈائنامیٹ سمجھے ہوئے تھے۔ تڑاق پڑاق کیا معنی سٹ پٹ بھی تو نہ ہوئی۔ یونہی سرسرا کر رہ گیا : الہام ہے کہ لدو گھوڑا جس پر مرزا صاحب نے مماثلت مسیح کی زین کسکر عالم بالا پر پہنچنا چاہا۔ مگر آپ جانئے لدو ٹٹو کو لاکھ ڈنڈی رسید کرو۔ تو بڑا دکھاوے یہہ اپنی ہٹ سے کب باز آئے : کیا معنی پہلے آپ کو الہام ہوا کہ گھر میں لڑکا ہوگا۔ مگر قسمت میں تو لکھی تھی لکڑی تو ہوئی لڑکی۔ لڑکا ہوتا تو کس طرح۔ کھسیا کر رہ گئی۔ اور ایکی مرتبہ تو بڑے معرکہ کا الہام تھا۔ یہاں بھی ندامت ہی اُٹھانی پڑی +

مرزا صاحب ایک حکمت بھول گئے آپ کی قیافہ شناسی۔ حکمت۔ رمل۔ اور دوسرے ناجائز وسائل۔ مثلاً پہلے سانپوں کا ڈپٹی صاحب موصوف کے مکان کے دھوکے میں دوسرے صاحب کے مکان پر چھڑوانا۔ چوروں کا گروہ ڈپٹی صاحب کے واسطے مقرر کرنا۔ بد دعا کرنا اور کرانا تو دم دے گئے۔ ۵ اے زاہد ریائی دیکھی نماز تیری۔ نیت اگر یہی ہے تو کیا تو اب بچیگا۔ اگر آپ اپنے مریدوں کو بھی الہام کا لٹکا بتا دیتے۔ تو شاید یہہ جنت شاکس کچھ رنگ دکھاتی۔ ایک تاؤ کی کسر رہ گئی + مگر حق تو یہہ ہے کہ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ نہ تو [illegible] کا الہام کچھ کر سکتا ہے۔ نہ علم۔ رمل و نجوم [illegible] معاملہ میں [illegible]

ہے بھنگی کے کہنے سے گائے بھینس مر نہیں جاتی ۵ اب تو منوا خود کو پہچان گئے ہوں گے۔ اب تو بھرم اچھی طرح کھل گیا۔

ناظرین نورافشاں مرزا صاحب کی الہام کی کیفیت سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کا الہام نہیں ہے۔ یہہ تو ملاؤں کے مشورہ کا نتیجہ ہے۔ کیا معنی کہ آپ کے بھائی صاحب نے تو بھنگیوں کو سدھارنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور آپ مسیحیوں اور محمدیوں کی طرف جھکے۔ وہ تو لال بیگ بن بیٹھے۔ اور یہہ مثیل مسیح ہے۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔ بھلا وہ دماغ ہی کیا جس میں اختراع کی قوت نہ ہو۔ ہندی بھائی تو بھولے لوگ ہیں۔ جہاں ملا جی کی ڈگڈگی سنی۔ اور پیچھے تو بھی چل وہ بھی چل تو تلے میں اوپر۔ تماشہ دیکھنا ہے ضرور خواہ گانٹھ گرہ میں کوڑی بھی نہ ہو۔ مگر مرزا صاحب نے ایک نئی ڈگڈگی بجائی۔ اور دو چار ناچنے والے بھی آپ کو دستیاب ہو گئے تب ہی تو اوروں کی نسبت کچھ زیادہ ہی اینٹھا۔ بغیر منی آرڈر کے نوالہ ہی نہ توڑا۔ مٹھی الگ گرم ہوتی رہی۔ اور پلاؤ اور قورمہ پر الگ ہاتھ صاف ہوتا رہا۔ ع روٹی تو کسی طور کما کھائے مچھندر۔ مگر ڈپٹی صاحب کا کیا کہنا۔ مرزا کے الہام کی مطلق پروا نہ کی۔ سچی طاقت میں وہی دلیر کے دیئے رہے۔ ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ پریشان ہو گیا معنی آنکھ تک بھی تو نیچی نہ کی سہ

نیچی رقیب سے نہ ہوئی آنکھ عمر بھر۔ میں جھکتا کیوں نظر میں تمہارا غرور تھا ۔

صبر و استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا سہ

تمہاری تیغ کا منہہ چڑھ کے لیا بوسہ۔ کبھی نہ آپ سے ہم دبکے بانکپن میں رہے ۔

حضرت اب کیا مرزا صاحب کے ٹانکے ڈھیلے کرنا ہیں بخیئے ادھیڑنا۔ دھجیاں اڑانا یا کچھ اور بھی ہے تو منہ آگے پڑا ہے

ہاں ایک ننھی سی بات اور بھی ہے۔ حافظ ولی محمد جون پیٹر ولیمس (نابینا) کو بھی اس بارے میں الہام ہوا تھا کہ ڈپٹی صاحب موصوف اس عرصہ کے اندر نہیں مریں گے بلکہ زندہ رہینگے۔ لیجئے صاحبان الہام ہے یا اجتماع نقیضین۔ ایک کی کھوپڑی تو کچھ کہتی۔ اور دوسرے کی کچھ اور۔ حافظ صاحب سنئے [illegible] تو اپنا کرتب دکھا چکی۔ میں پہلے ہی کیوں رہ جاؤں۔ بنگالہ کی لکڑی سونگھ کر سو گئے۔ اور کہاں پہنچے۔ عالمِ بالا پر۔ خبر لگی اور واپس آتے ہی اپنے الہام کا نتیجہ کھٹ سے مشتہر کر دیا۔ بھینس نہ کودی کودی گون۔ اب تو آپ لوگ دیکھینگے کہ الہام گلی گلی مارا پھریگا۔ ٹکے سیر بھی تو کوئی نہ پوچھے گا۔ سلامتی سے لنگا لنگ گیا ہے۔ ڈپٹی صاحب جو زندہ ہیں یہہ کچھ حافظ صاحب کے الہام کی بدولت نہیں ہے۔ اور اگر وہ (خدانخواستہ) انتقال کر جاتے تو مرزا کے الہام کی وجہ سے نہیں۔ یہہ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ آدمی ان باتوں کو نہیں جان سکتا۔ مگر ہاں اتنا تو ضرور ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے منہہ میں خاک تو پڑ گئی۔ اگر کچھ غیرت ہو۔ تو وہ اب بھی اس الہامی ڈھکوسلہ کو چھوڑ کر راہِ راست پر آ سکتے ہیں

راقم

ریشِ دراز شیخ میں ہے ظلمت فریب ہو ہو
اس مکر چاندنی پہ نہ کرنا گمانِ صبح ہو ہو

مرزائی الہام

اور

اہل اسلام

پردہ پہلا

۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کی صبح

(مرزا قادیانی تنہائی میں)

ہو گئی مجھ سے سخت نادانی۔ بات یاروں کی میں نے کیوں مانی
میرے الہام کا پھٹا پردہ میری عزت پہ پھر گیا پانی۔
کتنے جنات میرے ہمدم تھے میرے تابع تھی فوج شیطانی
وقت پر کوئی بھی نہ آیا کام بچ گیا مجھ سے پیر نصرانی۔
زہر وافعی بھی بے ضرر نکلے کھل گئے میرے راز پنہانی

(پاؤں کی آہٹ سنکر مرزا صاحب چونک گئے ہوئے)

چلو بھر پانی میں نہ ڈوبے گا جس کا مسکن ہو موجِ طوفانی
کھائی ہیں ایسی ایسی بیسوں [illegible] کونسی جنگ تھی یہہ لاثانی
ننگ و ناموس سے مجھے کیا کام میری شہرت ہوئی ہے من مانی

(جب چیلے چانٹے جمع ہو گئے)

بسترِ خواب پر نظر آیا مجھکو اک مردِ شکل نورانی
بولا۔ مرزا نہ غم ذرا بھر کر تجھکو زیبا نہیں پشیمانی
بوڑھا آخر جئے گا کتنے سال ریش و سر ہو گئے ہیں برفانی
تو بھی میعاد کو بڑھاتا جا ڈپٹی آتھم ہے آدمی فانی
سب سے بہتر ہے کر کوئی تاویل جس سے عاجز ہو جانبِ ثانی
فتح ہر جنگ میں تمھی کو ہے تیرے اعدا کو ہے پریشانی

(اتنے میں ڈپٹی آتھم صاحب کا پیغام آ پہنچا)

سیکڑوں آئے جھوٹے پیغمبر سب نے آخر کو کی مگس رانی
چھوڑ دے اب بھی دعوےٰ الہام درِ عیسیٰ پہ کر تو دربانی ہو
آج فرصت ہے۔ توبہ کر۔ ورنہ مر کے پھر یہہ گھڑی نہیں آنی

پردہ دوسرا

(حافظ اور مولوی دست بستہ پادری عماد الدین صاحب کی خدمت میں)

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی ببری رونقِ مسلمانی

(پادری صاحب کا جواب بالصواب)

بحث کا خاتمہ کیا میں نے چھان مارا ہے دینِ قرآنی
آخری اک مقام باقی تھا جس پہ ہوتی تھی پردہ پوشانی
کیا قرآن کا ترجمہ ایسا جس سے کھل جائے سب بطلانی
عالمانِ محمدیہ کی میں نے منظور کی نہ نادانی
نہیں ہرگز بڑھایا ایک بھی حرف میں نے مطلق نہ کی سخن رانی

(حافظ اور ملا نے آب دیدہ)

سب کے ٹکڑوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں وہ کہاں قورمے وہ بریانی۔
کون پوچھے گا ہم سے تفسیریں اب کہاں ہوگی وہ قدر دانی
اب کہاں کس کے سامنے روئیں سخت مشکل ہے سخت حیرانی

(ملانوں کا روتے پیٹتے گھر کو جانا اور ڈراپ سین کا گرنا)

قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا تیسرا نتیجہ

معروف بہ

دردشائے شدران

اکثر ہنود صاحبان اثنائے گفتگو میں بڑے فخر سے کہا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک ہند سے دُنیا کے کل علوم ایجاد ہوئے اور کہ ہمارے بزرگ ایسے ایسے عقلمند و دانا تھے وغیرہ وغیرہ"

اُن کی عقل و دانائی کے دو نتیجے درج اخبار نور افشاں ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ایک جات کا بندھن مطبوعہ ۲۴ جولائی۔ اور دوسرا ممانعت عقد ثانی بیوگان مطبوعہ ۲۱ اگست سنہ حال ہے۔ جن کے مختصر نتایج کا بھی کچھ مذکور رہا۔ کہ اُن کے طفیل اس ملک ہند اور اُس کے باشندوں اور بعض گھرانوں میں کس قدر فضیلت۔ بھلائی و بہتری کے بواعث نمایاں ہوئے اور ہوتے ہیں۔ مگر اب اُنکی عقل و دانائی اور منصف مزاجی کے تیسرے نتیجہ پر ذرا غور فرمائیے جو معروف بہ دردشائے شدران ہے۔ جس کو معلوم کر کے ہر ایک صاحب عقل و فہم یہی کہہ سکتا ہے۔ کہ ہندو مذہب صرف برہمنوں کی بناوٹ اور اُن کے خیالات کا مجموعہ ہے۔ جس کو اُنہوں نے صرف اپنی عزت۔ بھلائی و بہتری کے واسطے ایجاد کیا۔ جو دھرم شاستر منو کے مقابلہ ذیل سے بخوبی ثابت ہوتا ہے +

فضیلت برہمناں۔ اور دردشائے شدران

(۱) برہمن حفاظت و ترقی عالم کے واسطے مُکھہ (مُنہہ) سے پیدا ہوا۔ مگر شدر واسطے غلامی کے پاؤں سے پیدا ہوا [1] ۱: ۳۱

(۲) برہمن کے نام میں لفظ منگل (خوشی) مگر شدر کے نام میں لفظ نِندا (تحقیر) شامل کرنا چاہئے۔ ۲: ۳۱ +

(۳) برہمن سے کُشل۔ مگر شدر سے آروگیہ پوچھنا چاہئے۔ ۲: ۱۲۷ +

(۴) برہمن کے چھہ کرم ٹھیرائے گئے یعنے وید پڑھنا پڑھانا یگیہ کرنا کرانا۔ دان دینا لینا (۱: ۸۸) مگر شدر کے سوائے غلامی کے سب کرم دھرم نِسپھل ہیں۔ ۱: ۹۱ و ۱۰: ۱۲۳ +

(۵) برہمن سب دنیا کی چیزوں کا مالک ہے (۱: ۱۰۰ و ۱۰۱) مگر شدر اپنے مال و دولت کا بھی مختار نہیں سمجھا جا سکتا ۸: ۴۱۷ بلکہ شدر دولت جمع کرنے سے برہمن کو تکلیف دیتا ہے۔ ۱۰: ۱۲۹ +

(۶) سرادھ کا بھوجن صرف برہمن کو کھلانا (۳: ۱۲۴ و ۲۳۳) مگر شدر کو جھوٹھا بھی نہ دینا چاہئے۔ ۳: ۲۴۹ +

(۷) برہمن سب کو یگیہ کرا دے مگر شدر کو یگیہ کرانیوالا ناش ہو جاتا ہے۔ ۳: ۱۷۹ +

(۸) برہمن سب کو صلاح دے۔ اور دھرم پرش کا اُپدیش کرے۔ مگر شدر کو نہ صلاح دے اور نہ اُسے اُپدیش کرے۔ ۴: ۸۰ و ۸۱ +

(۹) برہمن چاروں برن کی لڑکیوں سے بیاہ (نکاح) کرے۔ مگر شدر صرف شدر کی لڑکی سے بیاہ کر سکے۔ ۳: ۱۳ +

(۱۰) برہمن راجہ کے کام کا ملاحظہ کرے۔ مگر شدر اگر راجہ کے دھرم کا بھی بچار کرے تو راج نسٹ ہو جائے۔ ۸: ۱۰ و ۲۱ +

(۱۱) مورکھہ برہمن بھی راجہ کو اُپدیش کر سکتا ہے مگر شدر چاہے کیسا ہی ہو اُپدیش نہیں کر سکتا۔ ۸: ۲۰ +

(۱۲) برہمن سے شدر کی کا لڑکا پارشو (۱۰: ۸) اور شدر سے برہمنی کا لڑکا چانڈال ہوتا ہے۔ ۹: ۴۴ +

(۱۳) برہمن اگر چیز مدفونہ کو پا وے تو سب دولت اُس کی ہے مگر راجہ بھی اگر پاوے تو آدھا اُس کو بانٹ دے ۸: ۳۷ و ۳۸ +

(۱۴) اگر گواہی کے لئے کوئی طلب ہو تو برہمن کو سچ کی قسم مگر شدر کو تمام پاپوں کی قسم دلائی جاوے۔ ۸: ۱۱۳ +

(۱۵) اگر برہمن جھوٹھ بولے۔ تو راجہ اُسے بغیر سزا صرف اپنے راج منڈل سے باہر نکال دے۔ مگر کوئی دوسرا جھوٹھ بولے تو اُس کا کوئی عضو کاٹا۔ اور اُس کی جائداد ضبط کیجاوے۔ ۸: ۱۲۴ و ۱۲۵ +

(۱۶) اگر برہمن کسی کو قتل کر ڈالے۔ تو صرف اُس کا سر مونڈنا کافی ہے۔ کیونکہ برہمن کو قتل کرنا مہا پاپ ہے۔ مگر دوسروں کو قتل ہی کی سزا دینی چاہئے (۸: ۳۷۹ و ۳۸۱) کیونکہ جو برہمن کو غصہ کے ساتھ ایک تنکے سے بھی مارتا ہے۔ ۲۱ جنم تک کتے اور گدھے کا جنم پاتا ہے۔ ۴: ۱۶۶ +

(۱۷) اگر برہمن شدر کو کوئی سخت بات کہے تو بارہ پن ڈنڈ دے۔ لیکن اگر شدر برہمن کو ارے فلانے بھی کہے۔ تو اُس کے مُنہہ میں بارہ اُنگل کی سیخ آہنی جلتی ہوئی ڈالنی چاہئے۔ ۸: ۲۶۸ و ۲۷۱ +

(۱۸) برہمن سے فیصدی دو روپیہ سود۔ مگر شدر سے ۵ روپیہ فی صدی لینا چاہئے۔ ۸: ۱۴۲ +

مقابلہ مذکورہ بالا سے فضیلت برہمناں اور دردشائے شدران کی حقیقت صاف صاف ظاہر ہوئی جس کے باعث صرف اِس قدر کہنا کافی ہے کہ شدر بیچارے ایسا ذلیل و حقیر ٹھہرایا گیا۔ کہ اُس کو نسل انسانی میں بھی شامل کرنا یا سمجھنا گویا غیر ممکن ہے اور اس لئے جو سختی اُس پر کیجائے سب کچھ روا ہے۔ پشتہا پشت کے ایسے برتاؤ سے ان شدروں کی جو حالت ہو گئی ہے اظہر من الشمس ہے۔ کہ اُن کو نہ عقل رہی۔ نہ انسانیت کا خیال رہا۔ بلکہ اُنہوں نے اپنے تئیں یہی سمجھ لیا۔ کہ ہم سب دھرم کرم سے علیحدہ اور صرف خدمتگذاری کے لئے بنائے گئے ہیں۔ لہٰذا اس سبب جو کچھ ان کے خیال میں آیا اور جہاں تہاں جس فقیر فقرا سے جو کوئی ٹونا۔ جو پایا۔ لے بھاگے اور اُسی کو گیان سمجھ کر اپنا سہارا اور بھروسہ خیال کر لیا +

(باقی آیندہ)

---

[1] مقابلہ ہٰذا میں جو ہندسے درج ہیں وہ شاستر کی ادھیائے اور سلوکوں کے شمار ہیں جہاں ہندسوں کے درمیان (:) نقطے لکھے گئے ہیں اُن کے داہنی طرف والے ادھیائے اور بائیں طرف والے سلوکوں کا شمار سمجھنا چاہئے مثلاً ۱: ۳۱ یعنے ادھیائے ۱ اشلوک ۳۱ وغیرہ وغیرہ

ڈیر ایڈیٹر

جناب مسٹر آتھم صاحب نے مجھے فرمایا ہے کہ یہہ خط آپکی خدمت میں بھیجدوں۔ اور یہہ درخواست کروں کہ جیسا اس میں لکھا ہے ویسا ہی نورافشاں میں لکھ دیا جاوے۔ کہ یہہ امر سراسر غلط اور جھوٹھ ہے کہ مسٹر آتھم صاحب اسلام کی طرف مائل ہیں وہ تو اسلام کو جھوٹھا مذہب جانتے ہیں اور جیسا کہ پہلے عیسائی تھے اب بھی بدل و جان عیسائی ہیں اور یہہ اسلیے شائع کریں تاکہ مخالفین عام محمدیوں کو معلوم ہو جاوے کہ یہہ خیال مرزا کا لغو اور ہیچ اور پوچ ہے فقط زیادہ شوق

آپکا بھائی مسیح میں [illegible] اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور

نوٹس

[illegible] اشاعت کے لئے لکھتا ہوں کہ میں جس طرح پہلے عیسائی تھا اب تو عیسائی ہوں اور [illegible] خداوند یسوع مسیح کو اپنا منجی جانتا ہوں۔ جیسا کہ مخالف [illegible] کہتے ہیں میں ہرگز بھی اسلام کی طرف مائل نہیں ہوں بلکہ اسلام کو سچا مذہب نہیں جانتا فقط

الراقم

عبداللہ آتھم پنشنر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب

فیروزپور ۔ ١٠ ستمبر ١٨٩٤ء

وہ خط یہہ ہے:-

بخدمت فیضدرجت سراسر سعادت جناب ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب بعد تسلیمات فراوان و تحیات بے پایان معروض خدمت سراپا برکت آنکہ الحمدللہ والمنۃ کہ اُسنے اپنی مہربانی ہم عاجز بندوں پر مبذول فرمائی جسکا بیان قلم و زبان نہیں لکھ سکتا۔ کیا ہی بزرگ ہے اُسکا نام تمام زمین پر۔ اگر ہمارا ہر رنگ تن زبان ہو جائے اور خداوند خدا کی حمد میں رات و دن مشغول رہے تو بھی اُسکا شکریہ ادا نہ کر سکینگے۔ اگرچہ اُس کے مخالف بیشمار ہیں۔ اور اُسکے گرد جیسے کفر کریں اور اپنے منصوبوں سے اُسپر کفر بھی بکیں۔ لیکن وہ قادر مطلق ہے۔ وہ احکم الحاکمین ہے۔ وہ اپنے مخالفوں کے منصوبوں کو اُنہیں کے سرپر ڈالدیتا ہے ◆

پشاور میں چند محمدی ہیں ایسے متعصب اور ضدی کہ اُن کا پیشوا اُن کی کمر تک شاید ہوگا۔ اُن کا ایمان اُس شیطان پر ایسا مضبوط تھا۔ اور اُن کے دل کی آنکھیں ابتک ایسی بند ہیں۔ کہ روز روشن کو رات بتلاتے ہیں۔ عرصہ دو تین مہینے کا گذرتا ہے۔ کہ اُنہوں نے بہت ہندوؤں اور محمدیوں کے سامنے یہہ اقرار کیا۔ کہ اگر ڈپٹی صاحب فوت نہیں ہوئے تو اُسیوقت مرزا کی کتابیں جلا دینگے اور اُسکو ملعون کہینگے اور اُسی روز یعنے پانچ تاریخ کو شہر کے گرجے پر بپتسمہ لینگے۔ یہہ اقرار وہ اسلیے کرتے تھے۔ کہ اُنکا گمان تھا۔ کہ آسمان و زمین ٹل جائینگے پر مرزا کی باتیں نہ ٹلینگی۔ لیکن اب جو خداوند خدا نے اُن کو شرمندہ کیا۔ اور ڈاکٹر ہنری کلارک صاحب نے مہربانی کرکے بہت سے اشتہار یہاں بھیجدیے ہیں جب اُنکو مسلمانوں نے پڑھا۔ تو اُن کے گرد ہوگئے۔ اور اُن کو ملامت کرنے لگے۔ ایسا کہ اُن کے آپس میں دنگا ہوگیا۔ آج سنا گیا ہے کہ اُنسے ضمانتیں لی گئیں۔ کل تک تو ہم بھی اُن کے پاس جایا کرتے تھے۔ تاکہ وہ سچائی کی راہ پاویں۔ لیکن آج نہیں گئے ◆

جسدن سے اُنہوں نے اپنے مرشد کے فرمانے کے موافق پانچ تاریخ تک بد دعا کرنی شروع کی تھی۔ ہم بھی صبح و شام کی بندگی میں یہی دعا کرتے تھے۔ کہ اے خداوند ہمکو نہیں ہمکو نہیں۔ بلکہ اپنے نام کو جلال بخش۔ ہم پر رحم فرما۔ اور اُن لوگوں پر بھی جو تیرے مخالف ہیں۔ اور اُن کے دل کی آنکھیں کھول۔ کہ وہ تجھکو جیسا تو ہے دیکھ لیویں۔ اور ڈپٹی صاحب کو زندہ رکھ۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کی رحلت سے بہتونکی جان ہلاک ہو جاوے۔ اب ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اُسنے جلدی دعا قبول کی اور آپکو زندہ رکھا۔ اور بہتونکی جانیں ہلاکت سے بچ گئیں ◆

اب میں اپنے حال کا بیان کرتا ہوں۔ کہ جب پانچ تاریخ کی شام ہوئی۔ اور ہم بندگی کرکے گرجے سے باہر آئے۔ میرے دل میں ایسی خوشی بھر گئی جیسا کہ عید کے دن سے پہلے شام کو ہوا کرتی تھی۔ میں نے اپنے بیٹے عتیق اللہ کو کہا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں خط لکھو۔ کہ وہ ہمکو تار میں خبر عنایت فرماویں۔ ڈاکٹر صاحب کے اور آپ کے بھی ہم بڑے شکرگذار ہیں کہ ٦ تاریخ کو صبح کے ۹ بجے تار آیا اور ہمکو وہی خوشی حاصل ہوئی جو خداوند نے ہمارے لئے مقرر کی تھی۔ اُسوقت اُن لوگوں کو جن کے کان سنو داروں کی مانند اللہ اکبر کی طرف لگے ہوتے ہیں۔ خبر دینے گئے سب محمدیوں اور آریا ہندوؤں نے بھی ہمارے ساتھ خوشی کی۔ مگر مرزائیوں کی گردن تار کی خبر سے ٹوٹ گئی۔ شام کو ۴ بجے کے وقت میں نے سب مسیحی بھائی بہنوں کو اپنے گھر بلایا۔ خوب شکریہ کے گیت گائے۔ اور شکرانے کی دعا کی۔ کہ اُسنے مہربانی سے ہمپر اپنی رحمت اور شفقت ظاہر کی۔ پھر سب خوش ہو کے رخصت ہوئے ◆

ہم اپنے خداوند خدا کے بہت ہی شکرگذار ہیں۔ کہ اُسنے بہت بندونکی روحوں کو ہلاکت سے بچایا۔ اور اُس گمراہ کی گمراہی سے چھڑایا۔ خداوند آپ کو زیادہ عمر بخشے۔ کہ آپ کی زندگی سے اُسکا جلال ظاہر ہووے۔ آمین ◆

مین نے مرزا کو ایک نصیحت کا خط لکھ بھیجا ہے۔ اگر وہ کچھ دانائی رکھتا ہے۔ اور دماغ میں اُسکے خلل نہ ہو۔ تو سچائی کو قبول کریگا۔ اور سچائی اُسکو آزاد کریگی۔ ورنہ ہلاک ہوگا۔ خداوند اُس کا اور اُسکے پیروؤں کا ہادی ہو۔ آمین ◆

آج ١١۔ تاریخ کو ہمت ہدایت اللہ دوکاندار بزاز جو مرزا احمد کا پیرو ہے بیان کرتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے یہہ بیان کیا ہے کہ عبداللہ آتھم صاحب مسلمان ہوگئے۔ اسلیے میری پیشینگوئی پوری نہوئی۔ ابتک وہ اپنے پیرؤں کو اپنے دلی خیالوں سے گمراہ کرتا ہے۔ اسلیے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ آپ مہربانی کرکے نورافشاں میں۔ اور دیگر اخباروں میں اپنا عقیدہ بیان کریں۔ چنانچہ مرزا کی بھی رائے ہے۔ کہ ڈپٹی صاحب محمدی دین کے بارہ میں جیسے وہ پہلے مسیحیت میں ہو کے رائے رکھتے تھے اب بھی

وہ اخباروں میں شائع فرماویں۔ کہ محمدی دین بالکل جھوٹھا اور شدید القویٰ کی طرف سے ہے۔ امید ہے کہ آپ اُن گمراہوں کی ہدایت کے لئے اخباروں میں یا کسی کتاب میں مفصل بیان کیجئے اور ایک خط بھی کمترین کے پاس روانہ فرماویں جو آپکا اپنا خط ہوگا کہ اُن کو دکھلایا جاوے ◆

العبد

آپکا دُعاگو (مولوی) حمید اللہ از شہر پشاور معرفتہ ۱۱ ستمبر ۹۴ء

لعنت اللہ علی الکاذبین الملہم

وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَۃٌ

تسلیم۔ جناب ایڈیٹر صاحب! کیا ہی کہنے ہیں۔ آپکے اخبار نور افشاں اسم بامسمی کے مطالعہ سے جزوی وکلی حالات مباحثہ ومناظرہ وفتح عظیم کا حال معلوم ہوا اور جا بجا سے نصرت من اللہ کا آوازہ گوش زد ہوا۔ میں بھی آپکو مبارکبادی تہ دل سے دیتا ہوں اور ایک مضمون ہدیہ نظر کیمیا اثر کرتا ہوں درج اخبار فرماکر بندہ کو ممنون ومحسون فرماویں ◆

کلیسا ارشن سکول چھاونی انبالہ میں ایسی دھوم دھام سے جلسہ کیا گیا کہ جمیع حاضرین وناظرین نے بے اختیار احسنت وعشرت کا آوازہ کیا۔ جو قابل دید تھا۔ چنانچہ اس مبارک موقعہ پر جناب ایچ گولکناتھ صاحب۔ وجناب رابرٹ سٹر صاحب نے بجوشی وجوش مذہب چند کلمات مسرت آیات دربارہ حیات مسٹر عبداللہ آتھم صاحب وذلت احمد چہارم صاحب گوش زد حاضرین کئے۔ مکنا اللہ ہر دو اصحاب جن پر بہادران مسیح کا خطاب سجتا ہے۔ فی الحقیقت ذی علم وسنجیدہ مزاج ہیں ◆

ای حاضرین جلسہ! میں ایک ایسے مضمون کو آپ صاحبان کے گوش حق نیوش کا گوشوارہ بناتا ہوں۔ کہ جس سے صدق کذب مباحثہ ومناظرہ جناب مرزا جی ومسٹر عبداللہ آتھم صاحب صدیقی جو بمقام امرتسر ہوا تھا۔ اور جسکی شکست وفتح کے نتائج تمام مذاہب کے لوگوں کے آنکھیں بدر تھیں۔ کہ آیا پردہ غیب سے کیا سرزد ہوتا ہے۔ اکثر ذی علم فی زمانہ تو یہی کہتے تھے کہ زمین کا ماٹ بگو گیا ہے بھلا ایسی لچھے دار باتیں کبھی رنگ لاتی ہیں۔ کوئی شخص بن آئی نہیں مرتا کیا فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کا وعدہ جھوٹھا ہے۔ ہمارے مرزا صاحب برادر مہدی سوڈانی مادام جابجا علانیہ وخلوتوں میں بزور الہام گود پڑتے تھیں۔ وہ ہاتھ کئے پچھڑے۔ اور ہاتھ پاؤں پھول گئے مرتد ملحون وملحد وکافر راکفر ودجال کذاب کا خطاب عزیز گلو کرکے بیت الفکر کی راہ لیتے ہیں۔ دریں چہ شک صاحب الحیاء الحیاء من الایمان آپکا دینی وظیفہ ہے۔ ایک دو یوم مارے شرم کے بیت الفکر کی چٹائی پر بیٹھے رہتے ہیں اس اثنا میں آپ کے راسخ الاعتقاد چیلے چپڑے جن کی گذران حضرت کے الہام پر ہوتی ہے آجاتے ہیں اور قسم قسم کے دلاسوں سے مطمئن کرکے ابھارتے ہیں۔ اور یہہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسیح آپکی پہلی آمد پر بھی لوگوں نے آپ کو بڑی بڑی سخت تکلیفیں دیں اور حتی کہ صلیب پر کھینچا۔ کیا ہوا معقول آپکے کہ یہہ سب شکستیں وتکلیفیں بطور آزمائش منجانب اللہ ہیں۔ ان اللہ مع الصابرین۔ پھر آپ ان دلاسے پکر ہمت چست کرتے ہیں۔ اور نئے الہام کا بازار گرم کرتے ہیں۔ عشاء کے بعد بحالت مراقبہ وجد۔ منافی الرسول کے درجہ کی بشارت سُناتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً پلنگ پر سے گر پڑتے ہیں پھر تھوڑی دیر کے بعد خوشامد کا لخلخہ سونگھ کر ہوش میں آجاتے ہیں۔ احمد ومسیح موعود ومجدد چہارم ودمشق وشام واسمر اللون کی تاویل کامل طور پر کرکے دکھاتے ہیں۔ گویا پری کو شیشے میں اتارتے ہیں۔ خط قادیانی کو اگر الہام خیز کہا جائے تو سزاوار ہے کیونکہ کوئی نہ کوئی مرزائی خاندان سے الہامی پیدا ہو ہی جاتا ہے۔ دیکھو کتاب [illegible] جن کا نام نامی وگرامی تا ہنوز خاکروبوں میں زندہ ہے۔ مگر ہمارے بزرگ ابن الوقت مرزا نے تو ایک جم غفیر اہل اسلام کو سبز باغ دکھا کر دائرہ اسلام سے نکال بدائرہ نو مسیحیت خود داخل کیا۔ اور اس مسیحیت کا شہرہ آناً فاناً وبلائے عالم گیر کیطرح جہانگیر ہوا لیکن

کی بشارت اور پنڈت لیکھرام صاحب کی نسبت آپ کا الہام ظاہر ہی ہو چکا تھا۔ اور ہاتھ کے طوطے اُڑ چکے تھے۔ ہوا قلعی کھل گئی تھی۔ مگر واہ رے ابوالالہام صاحب استقلال۔ آمدم بر مطلب۔ اب پندرہ مہینے بھی ختم ہوگئے اور مسٹر موصوف بھلے چنگے ہنستے کھیلتے موجود ہیں بھلا مرزا صاحب ہم آپسے کہتے تھے کہ ایسے مسیحی پہلوان جنگ آزمودہ سے پنجہ نہ لڑائیو۔ ورنہ منہہ کی کھاؤ گے۔ دیکھ لیا۔ اب آپکے الہام نے کہاں جا کر بسیرا لیا۔ ہم کیا داد دیں اور کیا منہہ دکھائیں آپنے تو ناحق اہل اسلام کو دھبہ لگایا۔ تم نے تو پہلے ہی بسم اللہ غلط کی کہ باثنا مباحثہ خود اپنے واسطے صلیب وخردانہ ورو سیاہی کا خطاب حاصل کرلیا تھا۔ اور کاف ولام کی محکمہ ابلیس سے ڈگری حاصل کرلی تھی۔ ہائے اچہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ◆ مرزا جی آپکا الہام دروغ بے فروغ ہے کہ وہ مبرا آشکار وعیاں ہوگیا ہے۔ اور آپکے پیر ارادت مندوں کے ہوش وحواس سیاٹو پر ہوا ہوئے۔ ای مرشد کامل آفرین آفرین ایسی گذری ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں سکہ مرزائی چلا کر ایک رقم کثیرہ فراہم کرلی۔ گو شیرازہ منتھہ قادیانی ٹوٹ گیا۔ اور نئے بھرتی کئے ہوئے رنگروٹ ایک ہی جنگ کو دیکھکر مکھی کیطرح اُڑ گئے۔ بقیہ مستعد بردار ہیں ہم تو سمجھتے تھے کہ الہامی چراغ کا تیل جل چکا ہے۔ نہیں ابھی ٹمٹماتا نظر آتا ہے تا بجے بادِ صرصر مسیحی کا جھوکا سر پر ہے ◆ ناظرین ہم تو جانتے تھے کہ مرزا صاحب تھہر دریش برجان عدو دلش کہکر اپنے برادر مہدی سوڈان سے جا ملینگے۔ اور فتوی جہاد دینگے۔ وہاں خوب دال گلے گی۔ یا زندہ درگور ہونگے۔ یا خودکشی پر اقدام کرینگے یا یہہ پنجہ مسٹر کلارک صاحب گرفتار ہونگے۔ ان میں سے ایک بھی اپنے پر نہ لیا لو ایڈیٹر صاحب! پھر ہمارے مرزا صاحب شرم کا پیالہ پیکر لنگر لنگوٹا کس کر میدان جنگ جلوہ افروز ہوئے۔ واہ رے پہلوان! ابھی تو چند یوم نہ گزرے تھے کہ تم پچھڑے تھے اور روسیاہی کا داغ آپکے اسمر اللون چہرہ سے محو بھی نہیں ہوا تھا کہ واقعہ ۵ ستمبر ۹۴ء کو ہوا آپ

اشتہار از پریس مفید عام لاہور بوعدہ انعام ایکہزار روپیہ چھپا کر سیمی شیر کو گیدڑ بھبکیاں دیتے ہو۔ (اشرف نذارد) اور یہہ بھی لکھتے ہو کہ خدا نے عبد اللہ آتھم کے دل میں عظمت اسلام کا خوف ڈالا اور وہ حق کی طرف رجوع لایا۔ اس لئے موت میں تاخیر ہوئی۔ اور مَن یَعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ کی تاویل جو خاص محمدیوں کی بشارت کے لئے ہی۔ آپنے مسٹر ڈپٹی عبد اللہ آتھم صاحب پر کی۔ ہمارے مرزا صاحب بڑے تاویلی غیر ہیں مگر ایسی ایسی جھوٹی تاویلوں سے لوگوں کو دام تزویر میں لا پھنساتے ہیں اور یہہ بھی فقرہ اسی اشتہار میں لکھا گیا کہ ایک معاون عبد اللہ پادری جو قرآن کی چپکے چپکے آیات لکھاتا تھا اور ٹوٹی پھوٹی عبرانی پڑھتا تھا معلوم نہیں کہ وہ بچا ہی یا کہ گذر گیا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مرزائی الہام نے مرزا صاحب سے پہلو تہی کر لی ہی۔ بعد اب مرزا صاحب کا اصل منشا یہہ ہی کہ سلسلہ مناظرہ مسیحیوں سے جاری رکھے اور اپنا الو سیدھا کرے۔ تاکہ آٹا دال بنا رہے۔ توبہ توبہ۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں میری اس بات کو مضبوطی سے اپنے دامن قبا سے باندھ لو۔ والدعا

راقم

احقر العباد مولوی سید عنایت شاہ اول مدرس فارسی
مشن سکول چھاونی انبالہ

مرزا قادیانی کا بہانہ

سب پر روشن ہی کہ مرزا قادیانی کی وہ پیشین گوئی کہ جس کے پردہ میں آپنے امرتسری مباحثہ میں مسیحیوں کی شکست یابی کو زعم خود پندرہ ماہ کے عرصہ تک کسی قدر ریشہ دوانی سے اپنی ہزیمت بچاؤ کی سوچی تھی سو پندرہ ماہ پورے ہونے پر وہ پیشین گوئی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو جبریل گئی۔ سو نہ مرزا کو اللہ جلشانہ کی مدد ملی نہ ان کے کہنے کے موافق آسمان مل گئے۔ اور نہ سورج تکمیل پیشین گوئی کے لئے ٹھہرا جیسا کہ مرزا گپ ہانکا کرتے تھے۔ بلکہ مرزائی جھوٹ سب پر فاش ہو گیا۔ اور دعویٰ مماثلت و مسیحائی مبدل بہ دجال کذاب ثابت ہوا۔ اور جو انسان ظالم کی عادت ہوتی ہی کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور اپنے قصور پر قصور شوخی پر شوخی بڑھاتا چلا جاتا ہی۔ آخر کار وہی کچھہ مرزا قادیانی سے بھی ظہور میں آیا چنانچہ آپکا ۹ تاریخ کا شایع کیا ہوا پرچہ فتح اسلام برعکس نہند نام زنگی کافور ہماری نظر سے بھی گذرا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپنے اور بھی اپنی گت اپنے ہی ہاتھوں سے بسبب واہی تباہی و پیچ میلہ سازیوں کے بنا ڈالی۔ اور ایسے ویسے بہانوں سے انہوں نے اپنے تئیں دانشمندوں کے روبرو زیادہ تر دروغ بے فروغ کا مصداق تو کیا بلکہ دروغ بے فروغ کا مجسم پتلا و حیلہ ساز و مکاروں کا باپ ثابت کر دیا ہی۔ اب آپکے بہانہ پر غور کیجئے۔

آپ لکھتے ہیں کہ ہماری پیشین گوئی کے دو حصے تھے بھلا مرزا جی دو چار دن پہلے کیوں نہ کہہ دیا کہ ہماری پیشین گوئی کا فلان حصہ پورا ہونے والا ہی۔ خیر چوک گئے اب بھی کسی کانے لنگڑے کو گواہ بنا لیجئے ورنہ مولوی نور الدین و غلام قادر تو حاضر ہوں گے انہیں سے ہانک دلا دیجئے۔

پھر آپ لکھتے ہیں "اُن کی (آتھم صاحب کی) نسبت الہامی فقرہ یعنے ہاویہ کے لفظ کی تشریح ہم نے یہہ کی تھی کہ اس سے موت مراد ہی" دروغ گو را حافظہ نباشد حضرت آپنے تو یہہ لکھایا تھا "وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹھا ہی وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں" پھر ہاویہ کے لفظ کی تشریح کی کیا ضرورت۔ یہہ تو لغات سے سب پر روشن ہی کہ ہاویہ ساتویں دوزخ کا نام ہی جو سب سے اسفل ہی۔ اس سے تو آپ کے دل و دماغ کا موازنہ ہوا کہ آپ کیسے شخص ہیں۔ مگر وہ روسیاہی جو آپنے اپنے ہاتھوں حاصل کی وہ جوں کی توں ہی بنی رہی پھر آپ لکھتے ہیں "کہ اب ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلا دیا۔" واہ مرزا جی کیا خوب الہام بھی خاص و عام ہوا کرتے ہیں۔ کیا وہ الہام آپ کا خاص نہ تھا کہ جس میں آپنے کہا تھا اور کہ "اگر یہہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہہ پندرہ دن ضایع گئے تھے" اور یہہ کہ "اگر میں جھوٹھا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" اغلباً یہہ خاص الہام آپ کو سب ذلتوں و لعنتوں کے پھنسنے کے بعد اب ملا ہی۔ اور وہ جو تھا سو بیدرد کو دام تزویر میں صرف پھنسانے ہی کے لئے جال تھا کوئی خاص الہام نہ تھا۔ واہ کیسے موقع پر آپکے خدا کو اب خاص الہام دینے کی سوجھی جبکہ صدائے نفرین و لعنت و ملامت آپکے نام پر چہار طرف سے بآواز دہل آپ کے گلے کا ہار ہو کر آسمان تک پہنچ چکی تب آپ کو الہام ہوا۔ بھلا صاحب یہہ خاص الہام آپکو پہلے کیوں نہ ہوا کیا خدا آپ سے کچھہ ناراض تھے۔

پھر اب اس خاص الہام کا کیا اعتبار شاید یہہ بھی ہمیں پہلے کی طرح کہ جس میں آپ نے لکھایا تھا۔ ((وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹھا ہی وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھکو پھانسی دی جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کریگا زمین آسمان ٹل جائیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلیں گی ...... اگر میں جھوٹھا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو)) خاص نہ ہوا اور جھوٹھا نکلے پھر کیا کیا جائے کیونکہ اگلا قرضہ متعلقہ خود آسمانی فیصلہ سے جبکہ مرزا جی کے ذمہ ہنوز باقی ہی دیگر کا کیا اعتبار کہ ہم پھر نئی اودہار چڑھا کر خود دیوالیہ بنیں بہرحال مرزا جی کا وہ الہام دو امروں سے خالی نہ ہوگا۔ یا تو یہہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو منظور تھا کہ مر

کو ایسا الہام دیا جاوے کہ جس سے مرزا ہر طرح کی سزا اُٹھا ذلیل کیا جاوے رو سیاہ کیا جاوے رسہ آپکے روبرو رکھا جاوے کہ خود بخود اپنے گلے میں ڈالنے کی نوبت تک پہنچے تب خاص الہام دیا جاوے۔ دوم ایسا جھوٹا الہام خدا کی طرف سے آپ کو نہ لگے ہو اور نہ اب صرف بہانہ بنکر اپنے منہہ پر کی سیاہی جو مہندی سنگے کھرے پر وسمہ کا رنگ دے رہی ہے الہام الہام کار کرد ہونا چاہتے ہیں جو دھل نہیں سکتی۔ غرض کہ اس دروغ بے فروغ نے آپکے الہام کو اُس بل میں واپس گھسا دیا ہے کہ جس سے وہ نکلا تھا۔ لہذا اللہ کا نام اس میں لینا اب بیجا ہے شیطان کا نام آپ جتنی بار چاہیں اپنے الہام کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں مرزائی حماقت بھی محمد صاحب کے ساتھ خوب پھبتی ہے۔ دیکھو سورہ حج رکوع میں ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جب وقت آرزو کرتا تھا ڈالدیتا تھا شیطان بیچ آرزو اُس کی کے۔

اور یہہ جو لکھا ہے "انہوں نے یعنے آتھم صاحب نے عظمت اسلام کا خوف اور وہم اور غم اپنے دل میں ڈالکر کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ اور نیک کام کے سبب دو زندہ رہے"

یاد رکھئے کہ آتھم صاحب کے دل میں عظمت اسلام کے خوف کا نام تک نہیں اور نہ کہ وہ مرد خدا پاک باز ہیں آپکے اسلام کو اُنہوں نے کب کا ردی کر چھوڑا ہے۔ جیسا کہ ابھی اُن کے اقوال و افعال سے اظہر من الشمس ہے۔ البتہ بیچ اور چلے بدمعاش جو اس عرصہ میں اُنکی جان کے خواہاں اور آپکی پیشین گوئی کے پورا کرنے کے اوزار بنکر وقت بے وقت خفیہ اُن کی گھات میں لگے رہتے تھے۔ وہ اُن سے بڑے استقلال و صبر سے سب تکالیف و خرچ کثیر کی برداشت کرکے اپنی جان خون خواروں سے نقل مکان کرکے بچاتے رہے۔ اگر اسی کا نام آپ کے یہاں عظمت اسلام باقی رہا ہے تو یہہ بھی سہی گیا وہ مرد خدا جوں کا توں آپکا قافیہ تنگ کرنے کو موجود ہے۔ ابھی ذرا آگے تو آؤ کیا ہی غلط چلکے پڑتی ہے +

پھر آپ لکھتے ہیں خلاصہ "کہ تین دفعہ آتھم صاحب انکار کریں کہ پندرہ ماہ میں اُنہیں سچائی اسلام کا خیال عظمت و صداقت الہام نے گرداب غم میں نہیں ڈالا وغیرہ۔ تو ایک ہزار روپیہ امانتاً بضمانت ڈاکٹر کلارک صاحب و عماد الدین صاحب کے پاس رکھہ دیتے ہیں۔ مگر ایک سال ہی میں وہ فوت ہو جائیں تو روپیہ مذکور ضامنوں سے بلا توقف واپس ملجائے ورنہ اُن کا ملک ہو وے"

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا مذکور روپیوں کی شرط اکثر لگا یا ہی کرتے ہیں کبھی پانچ سو کبھی ہزار کبھی دس ہزار کی لیکن آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی نہیں دی۔ اور نہ مانوں گا نہ مانونگا تو آپ کے شیوہ میں داخل اور ورد زبان ہی رہا ہے۔ آپ نے جب امرتسری مباحثہ میں پیشین گوئی لکھوائی تو اُس میں یہہ شرط قرار دی تھی "کہ میں ہر ایک سزا اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھکو پھانسی دیا جائے ...... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" اور اب اُس شرط سے بڑھ کر ہزار روپیہ سو وہ بھی ضمانت پر امانت رکھنے کی آپکو سوجھی ہے۔ سو اگر اپنی ذلت روسیاہی وغیرہ کے لئے بھی آپ اپنے یاروں وغیرہ میں سے کسی ایک ضمانت میں عیسائیوں کے پیش کئے ہوتے تو آج کل جبکہ آپ صاف جھوٹے ثابت ہو چکے تھے کہ آپ کا الہام و پیشین گوئی پھر بول گئے تو جیسے اب آپ سزا کے خوف سے کترا کر بہانے جوڑنے لگے آپ کے شریف ضامن تو ایسا نہ کرتے اور نہیں تو معافی تو ہاتھ جوڑ کے مانگتے۔ پر آپ خوب کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ داؤد کے پیچ میں شیطان کی بھی کیا مجال جو آپ حبیب کرتب کرجائے +

سنئے مرزا جی پہلے آپ اپنی پہلی شرط تو پوری کریں پھر ازاں بعد دوسری شرط کا نام لیں۔ اور وہ بھی اپنے اقرب لسے پوری کیجئے۔ کیونکہ بزرگ آتھم صاحب نے تو نہ آپکو شرط لگانے کو فرمایا اور نہ آپکی پیشین گوئی و شرط کو منظور کیا تھا۔ یہہ تو آپ ہی نے خود بخود اپنے لئے تجویز کی تھی۔ سو اب آپ ہی اُس کو اپنے ہاتھوں پورا کرکے اپنے وعدہ کے سچے پن کو دکھلائیں۔ اور جبکہ آپ اپنے کہے کو ہی زیب نہیں دیتے تو اب آتھم صاحب کیوں آپ جیسے سے جو بر قول خود ...... کے مصداق ہیں خدا ہی بھی توجہ مبذول فرماویں + اور یہہ بھی یاد رکھئے کہ جبکہ ہم مسیحی اپنے تئیں بفضل خداوند سپرد کر چکے ہیں موت سے کچھ خائف نہیں بلکہ موت ہمارے نزدیک نفع اور وصال خداوند کا ایک وسیلہ ہے تو ہم اُس کے نہ آنے کے لئے شرط ہی کیوں باندھیں۔ اور اپنے ایمان کے خلاف کیوں کریں۔ ہمارے رات دن یہہ ورد زبان ہے "اے خداوند اب تو اپنے بندے کو اپنے کلام کے موافق سلامتی سے رخصت دیتا ہے کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی" +

الراقم

ٹامس ہاول لشیر +

ڈیر ایڈیٹر صاحب

روز مرہ کے مشاہدے میں آتا ہے کہ زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے لہذا مختلفہ خیالات لوگوں میں بھی انقلاب کرتے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہہ ہے کہ طبیعت انسانی ترقی پذیر ہے۔ زمانہ طفلی میں کسقدر صدق و کذب کی آمیزش رہتی ہے مگر کبر سنی میں صداقت ظاہر ہوتی جاتی ہے۔ اور کذب کا سایہ بتدریج انسان کے مدرکہ سے کالعدم ہوتا جاتا ہے چنانچہ اہل ہنود کی سلسلہ تاریخ میں بھی پایا جاتا ہے ایک زمانہ تھا کہ وہ نیچر پرست تھے۔ بعدہٗ قائل توحید ہوئے پھر بدھ مت نے اپنا سکہ جمایا۔ مگر برہمنی مذہب پر غالب

سبب ازاں اہل اسلام نے اپنا ڈنکا بجایا۔ علاوہ کسی قدر اس ملک میں کامیاب ہوئے۔ مگر ہندومت کی تاب مقابلہ نہ لا سکے پھر اُسی زمانے میں گورو نانک نے اپنا پنتھ قایم کیا۔ اور وہ بات کا ساعی ہوا کہ اہل ہنود و اہل اسلام کو اپنے مذہب میں شامل کرے الا ناکامیاب رہا۔ اگر یہہ سوال پوچھا جاسے کہ کیا سبب ہے کہ مذکورہ بالا مذاہب برہمنی مذہب پر کہیں غالب نہ آئے۔ تو اُس کا جواب یہہ ہے کہ اہل ہنود بمقابلہ دیگر اقوام کے زیادہ تر مہذب و شایستہ تھے چنانچہ اُنہوں نے دیگر اقوام کو بہت کچھ سبق پڑھایا۔ جن سے وہ مقلد رسوم و طریقہ اہل ہنود ہے۔ گو ابتک کذب و صدق کی آمیزش پائی جاتی ہے اس کی خاص وجہہ یہہ ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ بائبل کا مطالعہ تاہنوز تعصب سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ رنگین عینک لگانے سے رنگین ہی نظارہ نظر آئیگا پس اس طرح سے جب کتاب مقدس کا مطالعہ ہوتا ہے تو اُس کی خوبیاں بھی بُری ہی نظر آتی ہیں مگر میرے خیال میں وقت آتا جاتا ہے کہ تمام لوگ تعصب کی عینک کو اُتار پھینکیں گے اور صدق دلی سے اُس کا مطالعہ کریں گے۔ مسیحی قوم کا راج اس ملک میں قایم ہے۔ اور اُن کی تہذیب اہل ہنود و دیگر مذاہب سے کہیں بڑھ چڑھکر ہے جس کے نتایج روز مرہ نظر آرہے ہیں کہ ہندوستان میں ہر ملت و مذہب کے لوگ اپنی وضع و قطع و تراش و خراش بدل رہے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تمام کا رخ توجہہ مذہب مسیحیت پایل و راغب ہے۔ چنانچہ برہمو فرقہ اسی قسم کا ہے اور حال میں فرقہ قادیانی خاکدانی کا رُخ توجہہ شریعہ بجانب مذہب مقدس ہے۔ اگر در حقیقت دیکھا جانے تو مفہوم ہوگا کہ مسلمان جوں جوں معراج ترقی پر پہنچے جانے ہیں اسی قدر دایرہ اسلام سے تجاوز کرتے جاتے ہیں مثلاً شروع میں فرقہ صوفی و قلندریہ جن کی تعلیمات مسیحی مذہب کی طرف بہ نسبت مذہب محمدی زیادہ تر مایل ہے۔ دیکھو کتاب انسان کامل باب ۵۰۔ اسی طرح فرقہ نیچری جس کا سرغنہ بالقابہ سر سید احمد خانصاحب ہیں۔ فرقہ قادیانی المعروف دمشقی جس کی شان میں مرزا صاحب نے یہہ آیت لکھی ہے۔ **من دخلہ کان امنا۔** یا یوں کہو کہ اس آیت کی تاویل بقصبہ قادیان منسوب کی ہے مرزائی بیت الفکر کی زٹلوں کو نظر انداز کر کے اگر اس کے فرقہ کا آغاز دیکھا جانے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا رخ بھی مسیحی مذہب کیطرف ہے جیسا برہمو فرقہ اہل ہنود میں ہے ویسا ہی فی زمانہ قادیانی فرقہ مسلمانوں میں ہے۔ اس لحاظ سے ہم کو امید قوی ہے کہ کبھی نہ کبھی اس فرقہ کے کل لوگ مشرف بہ مذہب مسیحیت ہوں گے۔ اور اسی وجہہ سے احقر کو اس فرقہ سے کسی قدر ہمدردی بھی ہے۔ باقی رہا مرزا کی زٹلوں کے نسبت اس میں احقر اول اہل اسلام کی طرف مخاطب ہوتا ہے میرے ناقص خیال میں مرزا قادیانی کا مجدد اسلام ہونا نہایت ہی مقام اندیشہ ہے۔ سوڈان میں امام مہدی نے ایک جم غفیر جہلا کا ناحق خون کرا دیا۔ ابتک معلوم نہیں کہ کیا کچھ کریگا۔ مگر اس کارروائی سے ترقی اسلام متصور نہیں ہے۔ بلکہ سراسر باعث زوال ہے حتی کہ وہاں پر سرکار انگلشیہ کا تسلط ہو گیا۔ میں نہیں جانتا کہ خواہ مرزا کا منشا ہے یا کہ نہیں کہ وہ حقیقی مسیح یا امام بنکر اس ملک میں جہاد کرے مگر اس میں شک نہیں ہے کہ عقل کے اندھے مسلمان جہلا اس کے دام تزویر و کر میں اگر علم جہاد بلند کریں۔ خاص کر جبکہ مرزا اپنے منہہ سے دربارہ لاش منکرین کہ وہ سلامت نہیں رہینگی ایسے الفاظ نکالتا ہے کل اناء یترشح بما فیہ یعنے کہ جو کچھ برتن میں ہے وہی رستا ہے جہلا لوگ اس کی تاویل جسمانی خونریزی کی طرف مزید کریں گے۔ اور یہہ بھی کلمہ زبان سے اکثر نکالا کرتے ہیں کہ خداوند فرماتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ ان الفاظ کے سننے سے جہلا لوگ جوش زن ہو جاتے ہیں پر جانے خوف ہوتا ہے۔ اور بانی فرقہ ہذا و انصار کے حق میں نتیجہ اچھا نہ ہوگا +

میں نہیں جانتا کہ مرزا صاحب اور اُن کی کمیٹی کی کیا منشا ہے پس اہل اسلام اہل بصیرت جو کہ بوجہہ معقول اُن پر فتوی کفر از روئے شریعت محمدی لگا چکے ہیں اس بات کے بھی ساعی رہیں گے کہ آیندہ مسلمانوں کو مرزائی تعلیم کے زہریلے ڈنک سے بچائیں اور آخر میں میں اپنے برادران مذہب کی طرف مخاطب ہوتا ہوں کہ حتی الوسع بمذہب جنگ اپنا توکل و انحصار خداوند پر رکھیں اور مرزا صاحب اور اُنکے انصار کے لئے دعائے خیر مانگتے رہیں کہ وہ اس بیت الفکر کے اوہام سے جس میں کہ وہ مقید و مبتلا ہیں نکل کر حقیقی بیت اللحم میں داخل ہوں تاکہ روحانی روٹی کھا کر عرفان و معرفت کو حاصل کریں خدا وہ دن جلد لاوے +

آمین

احقر گوکل ناتھ

بخدمت مکرم اڈیٹر صاحب نور افشاں

بعد نیاز نصد یعہ یہہ ہے کہ فتح اسلام اور مختصر تقریر مرزا صاحب قادیانی کا جواب میری طرف سے یہہ ہے کہ مینے کچھ بھی عظمت اسلام سے جناب کی نبوت اولین میں نجات کے لئے مدد نہیں لی ہاں البتہ میں جناب کے خونی فرشتوں سے ڈر کر چھپتا ضرور رہا ہوں خصوصاً چار مہینے آخری آپ کی ۱۵ ماہ کی نبوت میں نہ اسلام کی عظمت الہامی سے اور نہ اسلامی توحید کی تعلیم سے اور نہ تثلیث میں کچھ تنزلزل ہوکر ابنیت و الوہیت مسیح میں مذبذب ہوکر۔ مگر تثلیث و ابنیت و الوہیت میرے نزدیک وہی صحیح ہے جو بوقت مباحثہ مینے شرح کی تھی باقی رہی یہہ بات کہ میں نے پہلے جناب کے ساتھ کوئی شرط یا قسم باندھی نہیں اور نہ آیندہ باندھونگا اور نہ آپ کے روپیوں کا مجھے کچھ لالچ ہے۔ اور جنہوں نے آپ کے ساتھ کچھ بیہودگی کی ہے اور جو اب آپ کے ساتھ کرتے ہیں اُس کے شامل میں نہیں۔ یہہ بھی جناب مرزا صاحب کو معلوم ہے کہ قریب ساٹھتر برس کی تو عمر ابھی میری ہے پیر آیندہ سال بڑھنا جناب کے کیا معنے رکھتا ہے۔ کیا جناب کے خونی فرشتوں کو پہلے موقع میرے مارنے کا نہیں ملا جو ایک سال کی مہلت اور طلب ہوتی ہے مرزا صاحب سچے خدا سے ڈرو میں تو موت کے لئے طیار ہی بیٹھا ہوں مگر آپکو بھی مرنا ہے۔ میں آپ سے بدلہ کچھ نہیں چاہتا مگر خدا سے آپکی خیر و عافیت کی دعا مانگتا ہوں + والسلام

عبد اللہ آتھم مقام فیروزپور

محررہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء +

واقعات اور رائیں

زیور کی بدولت بچہ کی جان گئی

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہے کہ:- ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ اوّل تو چھوٹے بچوں کو بالکل زیور نہ پہنایا جائے اور جو پہنائیں تو اُن کی حفاظت کریں مگر ہمارے ملک کے شیخی خورے ماں باپ سُننے میں بیچارے نافہم بچوں کو چاندی سونے کا زیور پہنا کر موت کا شکار بناتے ہیں چنانچہ اخبار سرپرست بوندی نے ایک غضبناک واقعہ کا ذکر کیا ہے جس کے سُننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ معاصر مذکور لکھتا ہے کہ خاص بوندی میں اسی ہفتہ کے اندر ایک مہاجن کا لڑکا بعمر ۱۲ سالہ شام کا کھانا کھا کر اپنے گھر کے دروازہ پر بیٹھا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا ہر چند تلاش کیا مگر پتہ نہ ملا۔ تب والدین نے مدار المہام صاحب کو اطلاع دی اُنہوں نے جابجا پہرہ چوکی قایم کر دیا اور راستے روک دے حد درجہ کی تلاش کی تو بعد غروب آفتاب لڑکے کی نعش ایک کوچہ میں ملی معلوم ہوتا ہے کہ رسّی سے پھانسی دیکر ہلاک کیا گیا ہے۔ آخر قاتل بھی پکڑا گیا۔ اس لڑکے کے جسم پر پانسو روپیہ کا زیور تھا۔ ہماری رائے میں اس بچہ کے قاتل اُسکے والدین ہیں جنہوں نے زیور پہنایا اور حفاظت نہ کی +

سرکار دولت مدار بھی اس معاملہ پر غور فرما کر کسی خاص قانون کے ذریعہ سے بچوں کو زیور کا پہنانا جرم قرار دے تو ہزاروں بچے ناگہانی موت کے پھندے سے بچ جائیں +

عجیب اعتقاد

بالائی وادی کلّو میں ایک بکری کے باعث بہت دہشت پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی کیفیت اس طرح پر بیان کی گئی ہے کہ وہاں کے لوگوں سے برہما دیو اور برما دیوتا نے جن کے لوگ بہت معتقد تھے زمینداروں سے ایک بکری کی بھینٹ چاہی مگر لوگوں نے بے اعتقادی سے نہ دی۔ اسپر برہما اور برما دیوتاؤں نے اپنے چیلوں کے منہ سے انکو کہلوایا کہ تمپر بھاری قہر نازل ہوگا۔ پہاڑ ٹوٹ کر موضع گوشال کے قریب دریا بیاس کو بند کر دیگا اور پھر ٹھیک ۱۹ اگست کو دوپہر کے وقت پھٹ کر دریا کے دونوں طرف تمام کھیتوں اور دیہات کو برباد کر دے گا۔ دیہاتی جو پہلے ہی ماہ مئی میں ظلکائی کے حادثہ سے بیحد تنگ ہو رہے تھے۔ یہہ الہام سنتے ہی بلند پہاڑیوں پر جنگلوں کو بھاگ گئے۔ اور اسقدر خوف زدہ ہو رہے ہیں کہ اس تاریخ کے گذر جانے کے بعد بھی اب تک واپس نہیں آتے۔ حالانکہ آفت مذکور کا اس وقت مطلق کوئی آثار پایا نہیں جاتا۔ مگر طرفہ یہہ ہے کہ اب تک زمینداروں نے بھی دیو اور دیوتا کو بکری نہیں دی +

ہلاکت

۲۰- اگست کو دہلی گھاسی رام کے کوچہ میں قابل افسوس واردات ہوئی۔ ایک برہمنی نے اپنی چودہ سالہ بہو کو چکی وغیرہ نہ پیسنے پر موسلی آہنی یا دن دستہ سے مار ڈالا۔ پہلے بھی اکثر مارا کرتی تھی۔ اس کا سکل کر کوٹھری میں ڈالدیا۔ کچھ دیر تک وہ وہاں زندہ رہی اور ہائے ہائے کرتی رہی اور چند مرتبہ اپنی ساس سے پانی مانگا اور کہا کہ میرا دم نکل رہا ہے مگر اُس بے رحم نے ایک نہ سُنی اور اطمینان سے روٹی پکاتی رہی۔ جب اُس کا شوہر اور بیٹا آیا اور دریافت کیا کہ بہو کہاں ہے تو اُن سے کہا وہ اندر ہے تم کھانا کھاؤ اُن کو شک ہوا اندر جا کر دیکھا تو اُس کو مُردہ پایا۔ برادری میں خبر اڑائی اور نعش لیجانے کا ارادہ کیا کہ اس لڑکی کے بدنصیب باپ کو بھی خبر ہوئی جس کو اُن کی طرف سے اُس کی بیٹی کے مرنے کی اطلاع نہیں کی گئی تھی۔ وہ آیا تو ان لوگوں نے نعش کے دکھانے میں بہت عذر اور پس و پیش کیا مگر بزبردستی جب اُس کو جا کر دیکھا تو یہہ حال پایا کہ جابجا سے خون بہ رہا ہے اُس نے فوراً پولیس میں اطلاع کی۔ پولیس آئی نعش شفاخانہ بغرض ملاحظہ ڈاکٹر صاحب بھجوا دی گئی اور پولیس نے ان تینوں کو تین ہزار روپیہ کی ضمانت پر چھوڑ دیا مقدمہ زیر تحقیقات ہے ؛ (پولیس نیوز)

قابل تقلید مثال

ٹیمپرنس سوسائٹی سہارنپور کے ایک معزز ممبر نے جسکے سوسائٹی کے اوپر بہت سے احسان ہیں صرف اس غرض سے شراب کی دوکان کے قریب مکان لے رکھا ہے کہ جو لوگ خریدار شراب آیا کریں اُن کو اس خانہ خراب کے نتایج نفرت آمیز سنا کر اس منحوس کے ترک کرنیکی صلاح دیں اور اُن سے اس نابکار کے چھڑانے کی کوشش کریں اُن کے ہر وقت نصیحت کرنے سے لوگوں کے دلوں پر بہت اثر پڑا اور بہت سے لوگ تائب ہوگئے۔ بلکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ جتنی دوکانیں شراب کی سہارنپور میں تھیں امسال سب کا نیلام بہ نسبت سال گذشتہ کے ترقی پر رہا۔ لیکن اس دوکان کا نیلام دو سو روپیہ کم کو ہوا۔ ملک میں ایسے خیراندیش اور بہبودی خلایق کی تدبیریں سوچنے والے شخص غنیمت ہیں۔ اُمید کہ اور لوگ بھی ایسے شخص سے سبق حاصل کر کے بہبودی خلایق کی تدبیریں سوچنے کی طرف رجوع ہوں گے ؛

روسی جاسوس

یہہ خبر افواہی طور پر لکھ چکے ہیں کہ کشمیر میں چند جاسوس وارد ہوئے تھے لیکن بوجہہ اس کے کہ باضابطہ پروانہ راہداری نہ رکھتے تھے وہاں سے نکال دئے گئے۔ اس خبر کی نسبت ایک اخبار لکھتا ہے کہ چار یہودیوں کی ایک جماعت کشمیر میں وارد ہوئی تھی۔ یہہ کہتے تھے کہ ہم تاجر ہیں اور فلسطین

سے آئے ہیں اور غرض یہ ہے کہ اغوا شدہ لڑکی جو کشمیر میں ملتی ہے خریدیں اور لڑکی کو واسطے فروخت کے روانہ کریں۔ انہوں نے سلطان المعظم کا فرمان پیش کیا اور نیز جن ملکوں میں سے گذرے تھے اُن کے حکام کے فرمان بھی دکھانے کو پیش کئے کہ ہم لوگ بغیر اجازت کے نہیں آئے ہیں۔ بہر حال حکام کشمیر کو شبہ تھا کہ یہ خفیہ جاسوس ہیں پس ان کو حکم ہوا کہ قلمرو کشمیر سے نکل جائیں چنانچہ بتعمیل اُس حکم کے وہ لوگ دہلی سے چلے گئے + (عام)

تمباکو اور کفر +

ایک اخبار لکھتا ہے کہ حال میں ہزارہ جات کے ایک عالم مولوی نے پشاور میں وارد ہو کر یہ ارادہ ظاہر کیا کہ ہم یہ ثابت کرنے کے لئے یہاں کے ملاؤں سے مباحثہ کریں گے کہ تمباکو کا استعمال بروئے قرآن شریف ناجائز ہے اور یہ کہ جو لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔ حکام نے یہ خیال کر کے کہ اس قسم کے مباحثہ سے بلوہ ہونے کا احتمال ہے مُلا مذکور کو اس مضمون کے اشتہاروں کے شائع کرنے سے روک دیا ہے اور پولیس اس کی حرکات کی نگرانی کر رہی ہے + (امتہ)

لاہور کی خبریں

۴ ستمبر کو شاہ عالمی دروازہ کے باہر ایک ہندو کا چھ سات سو روپیہ کا مال اُچکے اُڑا لے گئے ہیں۔ کیفیت اس طرح ہے کہ ہندو مذکور باہر سے آیا ہوا تھا۔ شکل سے سادگی جو معلوم ہوئی کئی ایک اُچکے اُس کے پیچھے لگ گئے۔ اُس کو بہانے سے شہر کے باہر لے گئے اور رتن چند کے تالاب کے پاس چند ایک نے تاش کے پتوں کے ذریعہ کچھ روپیہ اُڑایا آگے چل کر کئیوں نے مل کر سنہری کڑوں کا دھوکہ دیا۔ اس طرح روپیہ اڑانے کے بعد جو کچھ بچا وہ اُچکوں نے زبردستی سے چھین لیا۔ بیچارے بیوقوف کو مارا اور بھاگ گئے۔ پولیس تلاش میں ہے کہتے ہیں کہ ۴۰۰ روپیہ نقد اور ۵ سو کے زیور لے گئے +

موضع منہیالہ متصل لاہور سے ایک عورت اور اسکی معصوم لڑکی لاہور میں بھاگ آئی اور یہاں بازار میں بھیکھ مانگ کر گذارہ کرتی تھی۔ ۳ ستمبر کو اُن کے والی وارث خبر پا کر یہاں آ گئے اور عورت کو کوسنے لگے کہ تو ہماری بدنامی کرتی ہے عورت ضد کرتی تھی کہ تم نالائق ہو میں تمہارے پاس نہیں رہتی تمہاری کمائی کھانے سے بہتر ہے بھیکھ مانگ کر گذارہ کروں گی اسی ضد کرتی رہی۔ عجب حالت اس وقت کی تھی۔ آخر کار اور لوگوں کے کہنے سننے سے ماں اور لڑکی اپنے بھانجوں کے ساتھ چلی گئی۔ معلوم نہیں اس بیچاری کو کیا دکھ تھا +

قریب ڈیڑھ دو ماہ ایک ملا نے یہ جال پھیلایا ہوا تھا کہ لوگوں کی قسمت بتاتا تھا اور سوال حل کرتا تھا اور لوگوں کو اُمیدیں دلاتا تھا اس طرح دو چار روپیہ روز کمانے کے علاوہ موقعہ ملنے پر کسیوں کو بالکل ہی مونڈ لیتا تھا۔ اسی طرح سنتے ہیں ایک شخص کا تمام مال اسباب اُڑا لیا اُس نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس کی خبر پا کر اُس نے بھی اپنا انتظام سوچ لیا۔ ۳ ستمبر کو پولیس اُس کے مکان پر پہنچی تو وہاں تالا لگا ہوا پایا۔ دیکھئے ملا صاحب کا پتہ لگتا ہے یا نہیں +

دریائے راوی پر ایک اُداسی سادھوؤں کے جھنڈ میں ایک لڑکا خوبصورت چودہ پندرہ برس کا دیکھا گیا ہے ۳ ستمبر کو کئی آدمیوں نے اُس سے پتہ نشان پوچھا اُس نے نام تک بتانے سے انکار کر دیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سادھوؤں کا منتر چل گیا ہے اور لڑکا فقیر بننا چاہتا ہے۔ کئی لوگوں کے اشتہار اخبار عام میں حال ہی چھپے ہیں کہ ان کا لڑکا گم ہو گیا ہے۔ پولیس اور وارثوں کو چاہئے کہ اس کا کھوج نکالیں + (عام)

آگرہ +

سبحان اللہ و بحمدہ حضرت آگرہ شریف کی بھی شان عجیب غریب ہے مدتوں سے غل شور مچ رہا تھا کہ نصف اساڑھ اور سارا ساون خالی گیا اب بھادوں میں کیا ایک بوند تو پڑے گی چنانچہ ۲۲-اگست سے برسنا شروع ہوا اور آج ۹ ستمبر تک برس ہی رہا ہے اس میں ۲۹-۳۰ اگست کی درمیانی رات تو قیامت کی تھی سارے میاں آگرہ صاحب لوٹ پوٹ کے ایک ڈھیر ہو گئے صرف بازار کلاں تو باقی ہے اندر بالکل غائب بہت سے دب مرے ایک ایک شب کی زچائیں میدان میں پڑی رہ گئیں ہزاروں بندۂ خدا میدان میں سرکیاں ڈالے دریاں اور پال تانے پڑے ہیں اب تک بارش نہیں تھمتی اور مکان گرے چلے جاتے ہیں اور لوگ دبتے ہیں ۲۹ تاریخ کی شب کا ذکر ہے کہ ایک شخص الٰہی بخش نامی محلہ نئی بستی میں اپنے بنے ہوئے سہ منزلے مکان میں سوتے تھے تمام مکان اڑاڑا دھم ہو کے اُن پر آ رہا وہ سوئے عدم سدھار گئے گھر میں اکلوتے آدمی تھے اگر گھر والوں میں سے کوئی لڑکا بچہ بھی رہا ہو تو کس کام کا خیر لوگوں نے نعش کھود کر نکالا چونکہ اُن کے مکان میں تو جگہ ہی نہیں رہی تھی لوگ لاش کو چارپائی پر ڈال کے تجہیز و تکفین کے لئے محلہ کی مسجد میں لے چلے اثنائے راہ میں ایک اور مکان کی دیوار بھی آن گری کہ چاروں کندھا دینے والے بھی دبے برسات تو سب جگہ ہوتی ہے لیکن آگرہ کی تو بے لیکھا ہی نہیں تھمتی ہوتی ہے جن صاحبوں کو دیکھنا منظور ہو وہ اوائل غرض یہاں چلے آئیں ہم انہیں برسات کی سیر دکھا دیں رات کو خوف بارش اور خوف مکانات سے سونا دشوار ہو گیا غرضیکہ ہر ایک فٹ ٹوٹی کمر بہ تنگی اور گھر تنگی کے علاوہ اب بیٹھنے کو بھی جگہ نہ رہی۔ کوٹھے اور دیواروں کے گرنے سے بہت سے مکانات بے پردہ اور بے روک ہو گئے چوروں کا زیادہ خوف ہو گیا محافظان شہر کی مزید توجہ جانب خاص مطلوب ہے دریائے جمن شدید طغیانی پر ہے مکانات میں سب خطرناک حالت میں ہیں۔ افواہ ہے کہ کچہری کلکٹری میں چور گھسے اور چند تالے توڑے دس بارہ قالین لے گئے جس اُمید پر آئے تھے وہ مال اُن کے ہاتھ نہ لگا تاریخ ۹ ماہ حال میلۂ خندی تیراکی کا آخری یوم دام ہوا سب ترم کے لوگ تیرنے کو گئے تھے۔ نواب امانت علی خاں رئیس امرائے رامپور چند ماہ غالباً آٹھ دس مہینے سے یہاں تشریف لائے ہیں بڑی خیرات آپ کے دولتخانہ فیض کا شانہ جاری ہے علاوہ خاص

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں اُس بارونق نمایش کی طیاریاں ابھی سے ربی ہیں جو ۱۸۹۵ء کے شروع میں سلطنت ہندوستان کے متعلق ہوگی جگہہ یہ نمایش ہوگی اُس کا رقبہ ۲۲ ایکڑ ہے اور وہ [illegible] کا مرکز ہے

لنڈن کے ڈاکخانہ میں تقریباً تیس روپیہ ماہوار کی دس سامیاں خالی تھیں۔ ان آسامیوں کے لئے چھ سو آٹھ لیڈیاں اُمیدوار یں جنہوں نے مقابلہ کا امتحان دیا تھا +

انگلستان میں ۲۷ ہزار نو سو عورتیں ڈاکخانوں میں ملازم یں۔ ۷۰ ہزار عورتیں مختلف سرکاری دفاتر میں کام کرتی ہیں ہزار چھاپہ خانوں میں ہیں اور ۱۲ لاکھ ۵۶ ہزار خدمت گاری تی ہیں +

ممالک متحدہ امریکہ کے اخباروں کے مالک ہر سال ں ۵۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ تازہ خبریں حاصل کرنے کے واسطے خرچ رتے ہیں۔ بیشک اُس ملک میں ہی اخباروں کی قدر ہے +

ایڈنبرا کے مدرسہ فنون میں ایک طالب علم جوان کے یٹ سے بیدست پیدا ہوا ہے پاؤں سے نقشہ کشی اور روغن کاری رتا ہے۔ اور تصویر کشی میں دوم درجہ کا امتحان پاس کر چکا اور نعام پا چکا ہے +

یونان میں ایک پادری صاحب ایک سو بیس برس ہو کر مرے - وہ شراب اور تمباکو سے پرہیز کرتے تھے۔ ۹۹ س تک پادری کا کام کیا مگر مرنے کے دن تک ان کی سماعت بصارت میں فرق نہ آیا تھا +

چین کی شمالی بندرگاہوں پر عیسائی مشنریوں رت سے حملے کئے جاتے ہیں۔ شاہ چین کے حکم حفاظت تعمیل نہیں ہوتی - یورپ میں ان خبروں سے چینیوں کی مخالفت قی پذیر ہے - یہہ اچھا نہوگا +

ٹانکن میں ایک چینی گروہ نے حملہ کرکے فرانس کے فسر محاصل کو مار ڈالا ہے - افسر مذکور کی بیوی اور بیٹی کو پکڑ کر چینی لوگ اپنی سرحد میں بھاگ گئے - یہہ ایک اور پیچیدگی قابل افسوس ہے +

کولاپور - میں ایک لڑکی کی لاش جلانے کے لئے لے گئے تھے - مگر لاش کے چتا پر رکھتے ہی اُس میں جان معلوم ہوئی اور آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگی - لاش کے ہمراہی بھاگ گئے مگر اُس کے والد نے آکر اُس کو اُٹھا لیا +

جیپور - ۲۵ - اگست کو بتقریب سالگرہ مہاراجہ صاحب ایک سو پچاس قیدی سرکی ڈیوڑھی پر لاکر رہا کئے گئے - دربار منعقد ہوا اور حسب دستور حاضرین دربار نے نذریں پیش کیں +

بنگال میں کوڑھیوں کی بابت تجویز ہے کہ وہ اور لوگوں سے الگ کئے جائیں - ایسا نہو کہ کوڑھ کا مرض پھیل جائے د بمبئی میں عرصہ سے ایسے لوگ الگ رکھے گئے ہیں

کلکتہ میں ایک مسلمان کو ہائیکورٹ سے اُس کی عورت اور ساس کے جرم قتل میں سزائے پھانسی کا حکم ملا تھا - مگر لفٹنٹ گورنر صاحب نے بخیال اُس کی عورت کی بیوفائی کے سزا کم کرکے کالے پانی بھیج دیا +

بنارس - رسم ہنود کے موافق شیر خوار بچے اور سنیاسی جو مدفون کئے جاتے اُن کی نسبت حکم ہوا ہے کہ وہ آیندہ کو جلائیں جائیں - اور مردے گنگا میں نہ بہائے جائیں - اس لئے بنارس کے ہندوؤں میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے +

سر چارلس کراستھویٹ صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی عنقریب المورہ کو تشریف لے جاکر ایک نئے کالج کا افتتاح فرمائیں گے - اندنوں مشن کی لیڈیاں وہاں ایک فنسی بازار کھولیں گے +

کوئٹہ فورٹ سنڈیمن سے خبر آئی کہ ۱۳ اگست کو ۲۲ ویں پلٹن دیسی کے ایک سکھ سپاہی کو ایک غازی نے ایک گاؤں میں قتل کر ڈالا - اس کو ایک سوار نے گرفتار کرلیا اور سزائے موت کا حکم ہوا - اُس کی لاش جلادی گئی

بقول اخبار عام پشاور میں ایک پٹھان غازی نے شور مچایا کہ تمباکو پینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے - محمدیوں کے لئے ایسے وعظ سے بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ بمشکل کوئی محمدی ہوگا جو تمباکو نہ پیتا ہو +

جالندھر ڈپٹی کمشنر مسٹر گلیڈسٹون کو الوداع کہنے کیلئے ریلوے سٹیشن پر سوار - زمینداروں اور عوام الناس کا بڑا ہجوم ہو گیا تھا - بعض رئیسوں نے صاحب بہادر کی گاڑی میں جُتنا چاہا مگر اُنہوں نے منظور نہ کیا +

راولپنڈی میں ایک مسلمان لڑکا عمر ۱۲ سال ایک پتنگ کو پکڑنے کی کوشش میں سہ منزلہ مکان سے نیچے گر پڑا - اور سر میں سخت چوٹ آئی - اب وہ شفاخانہ میں زیر علاج ہے - پتنگ بازی کے یہی ثمرے ہیں +

لاہور میں وکیلوں کے دلالوں پر نظر رکھنے کے لئے خاص پولیس کانسٹبلوں کو حکم دیا گیا ہے جو بیچارے دیہاتیوں کے ریل سے اُترتے ہی پیچھے پڑ جاتے اور اپنے ساز بازیوں کے پلے اُنہیں ڈال دیتے ہیں +

لاہور شاہ عالمی دروازہ کے پاس ایک فقیر نے ایک ہندو لڑکی کے ہاتھ سے جو آٹا دینے کے لئے گھر سے نکلی تھی چاندی کے دو چوڑ اُتار لئے - لوگوں نے اُسی وقت پکڑ لیا لیکن فقیر سمجھ کر معاف کر دیا +

بقول اخبار ہفتہ وار پادری فورمن صاحب کی وفات پر اظہار ماتم کے لئے لاہور میں کئی جلسے ہو چکے ہیں - اُن کی یادگار قایم کرنے کے لئے مختلف تجاویز زیر بحث ہیں - دیکھئے کونسی تجویز بالاتفاق منظور ہو +

گوجرانوالہ میں ایک شخص مصنوعی چوانی دونیاں بنا کر چلایا کرتا تھا آخر راز کھل گیا پولیس نے گرفتار کرلیا اور تلاشی لینے پر جعلی روپئے اور چوانی دوانیاں برآمد ہوئیں +

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

نئی کتابیں ۔ نئی کتابیں نئی کتابیں

چراغ کلام بطریق حیات ۔ یہہ ایک نہایت مشہور کتاب موسومہ ڈیلی لائٹ (Daily Light) کا اردو ترجمہ ہے اس میں صبح و شام کے لئے جدا جدا سال کے ہر ایک دن کے لئے مبارک ہم مضمون آیات کو مختلف مقامات سے جمع کر کے یوم وار ترتیب دیا ہے ۔ جو لوگ معانی مطالب یا غور و فکر یا روحانی خوراک حاصل کرنیکے لئے کلام الٰہی کو استعمال کرتے ہیں اُنکے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے ۔ یہہ کتاب چھوٹی تقطیع کے ۲۰۰ صفحوں پر اُردو اور رومن اُردو میں نہایت خوشخط چھاپی گئی اور بآسانی کوٹ کی جیب میں رکھ سکتے ہیں ۔ جلد نرم ہے ۔ اور لپٹی جا سکتی ہے ۔ رنگین کپڑے یا عمدہ ولایتی چمڑے میں مجلد مل سکتی ہے قیمت فی جلد [illegible] ولایتی چمڑے کی جلد معمولی کپڑے کی ۔ فارسی اُردو ولایتی [illegible] ۔ کپڑا [illegible]

بائبل کے مطالعہ کیلئے تین سالہ کورس مرتبہ مس سوسن صاحبہ

یہہ رسالہ جس کے ترجمے اور اشاعت کیلئے مشن چرچ کونسل نے گذشتہ سال کے جلاس میں اپنے رزولیوشن نمبر ۵ میں سفارش کی تھی اب ترجمہ ہو کر اُردو اور رومن میں چھاپا گیا ہے ۔ یہہ کتاب بائبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہے کیونکہ اس میں جدول وار روزانہ کے دعا کے اس طور پر ترتیب دیا ہے کہ عہد عتیق تین سال میں اور عہد جدید سال بھر اور زبور کی کتاب ۶ ماہ میں ختم ہو جاتی ہے اُس کے ابتدا میں طریق مطالعہ کے لئے بعض عمدہ ہدایات بھی درج کی ہیں ۔ جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں ۔ یہہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ اس کورس میں حصے بائبل کے دعائے عام کے صبح کے دو سبق و دعا کی ترتیب کے مطابق رکھے گئے ہیں ۔

یہہ کورس جنتری کے موافق نہیں کہ اُسے ہر سال بدلنا پڑے بلکہ ایک نسخہ ہمیشہ کیلئے استعمال ہو سکتا ہے ۔ اور ایسی تقطیع پر چھاپا گیا ہے کہ ہر ایک بائبل یا اُردو کی چھوٹی بائبل میں رکھا جا سکے قیمت فی جلد اُردو یا رومن اُردو [illegible] ۔ یہہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے کتبخانہ واقع انارکلی لاہور سے یا مشنریز سے بمقررہ قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں ۔ المشتہر اسسٹنٹ سکرٹری انارکلی لاہور ۔

اشتہار

ایڈورڈس چرچ مشن ہائی سکول کے لئے چند سند یافتہ عیسائی اُستادوں کی ضرورت ہے ۔ تنخواہیں ۲۰ روپیہ ماہواری سے ۵۰ روپیہ تک یا اس سے زیادہ بموجب لیاقتوں کے دی جائیں گی ۔

درخواستیں معہ تصدیق شدہ نقول سندات کے ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں ۔

درخواست کرنے والوں کی حالت ملازمت میں یہہ لازم ہوگا کہ وہ ایک چٹھی اپنے موجودہ افسر کی پیش کریں جس سے ظاہر ہو سکے کہ درخواست اُن کی اجازت سے کی گئی ہے ۔

ولیم تھومس پرنسپل سی ۔ ایم ۔ ایس ۔
ہائی سکول پشاور مورخہ ۳ ستمبر ۱۸۹۴ء

قابل توجہ گورنمنٹ

جو لوگ اکثر ریل پر سوار ہوتے ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ اکثر مقامات پر جہاں چھوٹے چھوٹے سٹیشن ہیں اور وہاں صرف ہندو یا مسلمان ملازم ہیں وہ گورنمنٹ کی خدمت کو یکلخت فراموش کر کے اپنا ایک علیحدہ دبدبہ دکھلاتے ہیں کہ الامان ۔ مثلاً پانی تک بھی نایاب ہوتا مگر جب جسکو چاہا پلایا اور جسکو چاہا ٹالدیا اس وقت گذر گیا اور جو بیچارے مصیبت کے مارے دوسری گاڑی کے منتظر مسافر ہوتے ہیں گویا عذاب عظیم میں مبتلا ہیں کسی تشنہ لب نے پانی وغیرہ طلب کیا اُسے بڑی گھرکی بتا کر ڈانٹ دیا ۔ ہمیں ہر ایک خاص سٹیشن لوڈھووال پر بمراد سیر و شکار ہی جانیکا اتفاق ہوا ۔ وہاں کی ایک مسافر نے اِن سلوک کا برتاؤ دیکھا اسلئے براہ رفع تکلیف عام حکام کی خدمت میں التماس ہے کہ گورنمنٹ ملازمان شریف و مردم شناس رکھے تاکہ اسٹیشنوں پر ہندو و مسلمان اور عیسائیوں کو بر وقت پانی میں تکلیف نہو ۔ راقم خیرخواہ خلائق

لودھیانہ

لودھیانوی نامہ نگار لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک اشتہار جاری کیا ہے جس میں اُنہوں نے اپنے الہام کی تاویل بخوبی کر دکھائی ہے پبلک اس تاویل کو بخوبی سمجھ گئے ہیں مسٹر آتھم صاحب نے جو ہمیشہ کو اپنے عقیدے کا اظہار امرتسر کے جلسہ میں بخوبی کر دیا ہے اُنہوں نے مسیح کے خون اور روح القدس کی تسلی جو پندرہ مہینے کے عرصہ میں اُن کو نصیب ہوئی ہے اگر اس کو عقیدۂ محمدی کہا جائے تو وہ بلا شک محمدی ہو گئے ورنہ ہم کو یہی کہنا پڑیگا کہ مرزا صاحب کی عقل میں فتور آ گیا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں اس سے بڑھکر اور کوئی ناجائز حرکت نہ کر بیٹھیں ۔

پبلک ہندو مسلمان اس تاویل سے نہایت حیران و پریشان ہیں اس پر یہہ مثل صادق ہوتی ہے جھوٹے کی [illegible] ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا پکڑتے ہیں ان کی ان تاویلوں کو کون یقین کریگا اُنہوں نے اپنے آپ کو پبلک کے سامنے نہایت ذلیل و رسوا کر دکھایا ۔ آیندہ ہم ان سے کچھ نہیں کہیں گے ۔

مگر ان کے دو معزز معتقدوں مولوی نور الدین صاحب اور مسٹر [illegible] صاحب سیالکوٹی سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے پیر کی بابت اب کیا سمجھتے ہیں یعنے آیا اب بھی ان کے معتقد ہیں یا چھوڑ بیٹھے ۔

ہم پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب کے لدھیانہ کے مریدوں اور انکے نائب کی بابت کچھ لکھ چکے ہیں کئی لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کوئی مرزا صاحب کا معتقد نہیں فقط ایک ہی جو چوڑے بازار میں جلدگری کی دکان کرتا ہے ۔ ہمیں اس کے دیکھنے کا شوق ہوا اتفاقاً تھوڑے دن ہوئے کہ ہمارا چوڑے بازار میں سے گذر ہوا وہاں دو چار ٹوٹے پھوٹے مرزائی بیٹھے تھے ہم بھی جا بیٹھے اور عیسائی دین کی بابت مباحثہ کرنا شروع کیا اور اُنہوں نے مباحثہ کے درمیان میں یہہ اعتراض پیش کیا کہ پطرس رسول نے مسیح پر لعنت کی اور توبہ نہیں کی ہم نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم پبلک لکچر میں ثابت

پادری سی ۔ بی ۔ نیوٹن صاحب مینیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم دایل کے اہتمام سے چھپا ۔